

# کیس کاراز

اشتیاق احمد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اندکا نام لے کر جو بڑا مہربان اور تیار رہ کرنے والا ہے

ایک حیرت انگیز  
اور سسپنس فل ناول

ناول نمبر 704

کیسٹ کاراز

اشتیاق احمد

## حدیث نبوی ﷺ

حضرت اُس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل اور عریز کے کچھ لوگ حضرت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور منافقانہ طور پر اسلام قبول کیا (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۲۰) اور آپ ﷺ کی بیعت بھی کی۔ کچھ دنوں کے بعد انہیں مدینہ کی آبادی میں موافق نہ آئی اور ان میں سے کچھ یمنیوں نے اس پر انہوں نے آپ ﷺ کے اوپنیوں کے گلوں کے ساتھ پاہر جگل میں رہنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی اور وہ پاہر اونٹوں کے ساتھ، بے لگن۔ پھر جب وہ تند رست ہو گئے۔ تو انہوں نے رسول ﷺ کے چڑھے کو قتل کر دیا اور انہیں ہاک کر لے گئے۔ اس واقعے کی اطلاع آپ ﷺ کو صحیح ہی مل گئی تو آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی روایہ فرمادیے۔

(صحیح مسلم بخاری ج ۱ ص ۳۷ و المفظ له)

صحیح مسلم ج ۲ ص ۵۷)

## دو باتیں سے پہلے

**وہ** سمندر میں سفر کر رہے تھے، اچانک کششی لوٹ گئی۔ وہ کششی کے ایک تختے پر بیٹھ گئے۔ وہ تختہ انہیں بہاتا ہوا ایک جنگل تک لے آیا... وہ جنگل میں داخل ہو گئے... جنگل میں شیر ابی شیر تھے... ایک شیر انہیں کھانے کے لیے آگئے بڑھا... اپ ان کے سامنے شیر تھا اور جیکچی سمندر... لیکن وہ گھبرائے نہیں... فوراً شیر سے بولے:

”ایشیر! میں محمد ﷺ کا غلام ہوں۔“

یہ سن کر شیر نے فوراً سر جھکا دیا... آگے بڑھ کر ان کے جسم سے اپنا کندھا آہست سے نکرا یا... اور آگے آگے چلتے گے پڑھنے لگا... یہ کوئی اشارہ و تھاکہ میرے پیچے آئیں... وہ اس کے پیچے چلتے رہے... چلتے رہے... یہاں تک کہ شیر انہیں اس جنگل سے زکال لایا... باہر نکل کر انہیں راست افطر آگئی... وہ سمجھ گئے کہ شیر نے انہیں راستا دکھایا ہے... پھر شیر نے منہ سے ایک تجیب ہی آواز اکالی... جیسے وہ انہیں رخصت کر رہا ہو... پھر وہ لوٹ گیا... یہ ان کی اس شیر سے آخری ملاقات تھی...  
۴

جن کا یہ ذکر ہے... ان کا ۲۴م حضرت۔ فینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے... پہلے یہ آپ ﷺ کے خلماں تھے... پھر آپ ﷺ انہیں آزاد کرو یا تھا۔

## دو باتیں

السلام علیکم! کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے... تی بار اجتنابوں سے بچتا راز کی قیمت 33 روپے کسی تھی... جس طبق آپ کو صرف 18 روپے کا... اور دو بار بچتا محسوس ہوگا... لیکن یہ ادھوئی ہے... یہ نادل، ہاتھ انگلی ہے... یہ بہت سمجھتے ہے... بہت بھاری گرم ہے... اس قدر ورزی ہے کہ آپ اس کاہذن بہت اچھی طرح محسوس کریں گے... پڑھ کر تجھے لیں... آپ یہری بات کی تصدیق کرنے نظر آئیں گے... اس ایک کتاب میں یہیوں آئیں شامل ہیں ...

آپ یہری بات سن کر حیرت زدہ رہ گئے ہوں گے... ابھن کا دکاء بوجے ہوں گے... لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں... آپ کو حیرت زدہ کرنا یہ تو یہ اکام ہے... جس نادل میں آپ کو حیرت زدہ نہیں کر پاتا... اس نادل میں تو آپ کو ہر ای نہیں آتا... آپ پلا رائٹے ہیں... وہ آپ نے نادل لکھا ہے... اس لحاظ سے بھی یہ نادل بہت ورزی ہے... آپ اس کے پارے شی یہ جلد پر کڑھ لے گئے کہے سکتے گے... بھی یہ رادھوئی ہے... آپ جانتے ہیں... میں دو ہاتھیں میں اچھی دھوئی نہیں کرتا... لیکن اس نادل کے پارے میں اکر میں اچھی کر رہا ہوں تو ضرور اس محاٹے میں مجود ہوں... حمد و رہوں... یعنی یہ دھوئی کی نفعی رہ نہیں سکتا۔

دو باتیں نے اپنے آپ کو کافی پکڑا یا ہو گا... اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کو مزید چکر پر پکڑ دوں... اور آپ گھن چکر بننے نظر آئیں... اور مجھے اپنے نادلوں کی کھیڑا و تھی محسوس ہوتے لگے، لہذا میں اجازت ہی ناگزیر بتا ہوں... اسی میں آپ کا بھٹا ہے... آپ کا بھٹا میں نہیں ڈا ہوں گا تو کون چاہے گا... اس سے بھلی بات بھٹا اور کیا ہو سکتی ہے...  
.....

لیجے اس بارہل کی دو باتیں میں بھی پر امانت رکن نظر آ گئی، اب آپ اور  
چاہئے کیا ہیں... ہیں تھی... اچھا خیر شکر یہ... اب آپ کہاں گے... یہ آخر میں  
119 فخریہ کہاں سے پلکھ پڑا... بھی... کیا آپ کو معلوم تھیں... جو بندوں کا شکر یہ ادا  
نہیں کرتا... وفا اللہ کا شکر بھی اونہیں کرتا... اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں... تم یہ مر شکر ادا  
کرو... میں قسم ہیں اور زیادہ دہول گا... اپنے... آپ نارا شہ ہو جائیں گے ورنہ؟  
ایک اور حزے کی... بلکہ بہت حزے کی بات سننے میں آئی ہے... آپ  
بھی سننے اور حزے کی لیجے۔

تجھہ دن پہلے طاہمان نے اعلان کیا تھا کہ وہ افغانستان میں موجود تمام  
جنوں کو توڑ دیں گے... کوئی بات اپنی سرز میں میں نہیں رہنے دیں گے... کیونکہ ان  
جنوں کی بوجا کی جاتی رہتی ہے... ان کے اس اعلان پر تمام غیر مسلم دنیا نے شور پایا...  
خاس طور پر انڈیا نے شور پایا... حیرت یہ ہے کہ مسلمان ملکوں نے مسلمانوں کے اس  
میٹے کو پرندہ نہیں کیا... اور ان پر زور دیا کہ بست نہ تھا اسے جائیں... بلکہ ہمارے ملک  
کے وزیر سارچہ صاحب اس ملٹے میں افغانستان کے... امیر الممتحن ملا مگر سے ملے  
تاکہ وہ اپنا فیصلہ والوں لے لیں... ان پر زور دیا گیا... لیکن ہمہوں نے اپنا فیصلہ  
وہ اپنے لئے اتنا کر دیا... غیر مسلم ممالک کی طرف سے اُنہیں دھکیاں بھی دی  
گئیں... لیکن دھکیاں دینے والے پہلے ہی پابندیاں لگا پکے تھے... اس وقت کوئی  
سا ان پابندیوں سے ذرست تھے... چند نچھے ثیر سننے میں آئی کہ جنون کو توڑ نے کا کام  
شروع کر دیا گیا۔

بھی حمل تھیا اس معلوم نہیں ہو سکیں... آبیدہ ماد کی دو باتیں میں اس یہ  
تفصیل سے بات ہو گی...  
اشتیاق احمد

s4sheikh@gmail.com

## کیسٹ کا راز

فون کی تھنٹی نے ائمہ پر چوڑا دیا... .

"اس تھنٹی سے مجھے غم کی آواز سنائی دے رہی ہے۔"

"دھت تیرے کی... ہے کوئی سک... فون کی تھنٹی کی آواز

سے غم کی آواز آ رہی ہے... ."

"ابھی کہا ہے، آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا... اسے تو تھنٹی

کی آواز سے سکیوں اور رہنے کی آواز بھی سنائی دیا کر سکی۔"

فرزان نے مند بنا لیا۔

"خبر خبر... تم فون سن لو... ابھی پتا چل جائے گا۔" فاروق

مسکرا یا۔

"وہ تو سختا پڑے گا۔"

اوہ تھنٹی مسلسل نج رہی تھی۔

"یہ کہہ کر رہ گئے... وہ تو سختا پڑے گا... اور ریسور انٹھایا

نہیں۔"

"ریسور فرزان انٹھائے گی..... کیا ہم نے کام تھیں نہیں کر

رکھے۔"

فرزانہ نے قاروچ کو بہت نیز نظر وہن سے گھورا۔

"دوسرے یہ کہ اس نے فون پر صرف اتنا کہا کہ... آپ لوگ فوراً آ جائیں... ورنہ وہ مجھے قتل کر دے گا... یا پھر انہوں کر لے گا۔"

"اوہ... اوہ... لیکن ہم جا کیں کہاں؟"

"بھائیتی سے پہلے ہی فون بند کر دیا گیا... یا اس نے خود فون بند کیا یا وہاں اس وقت وہ شخص آ گیا تھا جس سے وہ خوف زدہ تھا۔"

"جس پھر فوراً ایکس ٹینچ کو فون کرو۔" فرزانہ نے جھلا کر کہا۔

محمود نے اسے گھورا... پھر سب طالیا... اور بولا:

"ابھی، ابھی یہیں کس طرف سے فون کیا گیا ہے۔"

آپر یہ رئے نمبر بتا دیا... ساتھ ہی دوسری معلومات بھی دیں... وہ تجزی سے اٹھے...

"ای جان، تم جا رہے ہیں... میز پر نام پھالکھا پڑا ہے... ابا جان آ جائیں تو بتا دیں۔"

"اچھا اچھا... وہ وہیں سے یوں لیں۔"

وہ آن کی آن میں اپنی کار میں سوار ہوئے اور روانہ ہو گئے، اس وقت محمود نے کہا:

"فون کرنے والے کا نام غیاث احمد ہے... ربہ ناؤں میں رہتا ہے... مکان نمبر ہے 913۔"

"کہا ہو... جو مکا بے... فون کرنے والا جلدی میں ہو۔" یاد ہے اپنی خانے سے یکم جیسا ہے تباہک لگائی۔

"اوہ! واقعی۔" یہ کہتے ہی فرزانہ نے فون کا رسیور انھیاں... فوراً ہی دوسری طرف سے کہا گیا:

"کیا یا ایکم جیسا ہے۔"

"تی ہاں! ہے تو انھی کا۔" فرزانہ نے جیر ان ہو کر کہا...

"تب پھر مہربانی فرمائ کر آپ لوگ مجھک پہنچ جائیں ورنہ وہ بھے مارڈا لے گا... یا انہوں کر لے گا۔"

"آپ کون ہیں... کہاں سے بول رہے ہیں۔" محمود جلدی سے بولا۔

"مم... میں..."

ان الفاظ کے ساتھ ہی فون بند کر دیا گیا... محمود نے جیر ان ہو کر ان کی طرف دیکھا...

"کیا بات ہے... بہت جیر ان ہو۔"

"اس فون میں اسکی ایک بات بھی نہیں جس پر جیر ان نہ ہوا جائے۔"

"کی مطلب؟" دلوں ایک ساتھ ہو لے۔

"میں مذاق نہیں کر رہا... اس کی آواز سے انہیاں غم نپک رہا تھا۔"

"کیا!!" قاروچ اور فرزانہ ایک ساتھ پلاٹے۔ ساتھ میں

"اور اس کے لمحے سے غم پیک رہا تھا...،" فاروق خیرتی میں  
لپھ میں بولا۔  
"ہاں! بالکل۔"

"حیرت ہے... کمال ہے۔" فاروق کے مذہب سے نکلا۔

"کس بات پر حیرت ہے... کمال ہے... تم نے خود تو کہا... تھمنی کی آواز سے غم پیک رہا ہے۔"

"ایسی بات پر تو حیرت ہے... میں نے تو اس وقت مذاق  
میں ایک بات کی تھی۔"

"ہو سکتا ہے... مجھے وہم ہوا ہو... خیرابگی معلوم ہو جائے  
گا۔"

اور پھر وہ راجہ نادن کے مکان نمبر 913 کے سامنے رک گئے  
اس کا دروازہ بند تھا... یہ درجہ کے لوگوں کی آبادی تھی...  
مکان بھی قریب قریب پانچ مرلے کے تھے... لیکن صاف تھرے اور  
اچھے انداز کے تھے... گھر بھی قریباً ایک جیسے نظر آئے، بس ان میں  
تحوڑے بہت فرق تھے...  
"معلوم ہوتا ہے... اس آبادی کے لوگ ایک دوسرے سے  
بہت حل مل کر رہتے ہیں... یا ایک دوسرے کے رشتے دار ہیں۔"

"یا پھر ان سب کو ایک جیسے ذیز ان کے گھر پسند ہیں۔"

"اوہ! ہمیں اس سے کیا... تم دروازے پر دستک دو۔"  
فرزانہ بھنا تھی۔

اس وقت تک محمود نیچے اتر چکا تھا، اس نے گھور کر فرزانہ کو  
دیکھا... جیسے کہہ رہا ہو... میں تمہارا ملاما زم نہیں ہوں۔  
فرزانہ مسکرا دی... اور اونہ محمود سے دستک دی... اتنی دیر  
میں وہ دونوں بھی نیچے اتر چکے تھے... آس پاس سے گزرنے والے  
انہیں عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے گزر ہے تھے... انہیں حیرت سی  
ہوئی کہ کہ یہ لوگ اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں... ہم نے ان کا  
کیا بازار ہے... بس یہی تاکہ ان کی آبادی میں آگئے ہیں... اور ایک  
دروازے پر دستک دے رہے ہیں... تمین ہار دستک دینے پر بھی کوئی  
جواب نہ طا۔

"اب کیا کریں... دروازہ اندر سے بند ہے... لیکن شاید  
اندر کوئی بھی نہیں ہے۔"

"اب کسی گزرنے والے کو روکنا پڑے گا۔" فاروق نے مذہب  
بنایا۔

"تو روک لو... روکا کس نے ہے۔" فرزانہ مسکرا دی۔  
فاروق بھی اسے گھور کر رہ گیا جیسے کہہ رہا ہو۔

"تم کسی ملک کی شہزادی ہو کیا... حکم جلانے چارہ ہو۔"  
"بھائی صاحب... ذرا بات سننے گا۔"

"نج... بھی ہاں۔" وہ بوکھلا اٹھا۔

"آپ بوکھلائے کیوں۔"

"وہ... آپ... بھی میں... بس کچھ نہیں۔" اس سے پکھ

بات نہ بن پڑی۔

"مکریہ..." فاروق سکرا ایا۔

"دش... مکریہ کس بات کا۔"

"آپ کا جواب اچھا لگا... آپ یہ بتادیں کہ ہم آپ سے کیا پوچھیں۔" فاروق نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔" اس کے بعد میں زمانہ بھر کی حیرت تھی۔

"یار فاروق..." محمود نے اسے گھورا۔

"اوہ بائیں اچھا... آپ بتادیں... یہاں کون صاحب رہتے ہیں... اور کیا وہ اکیلے رہتے ہیں۔"

"یہ مکان... اس مکان کا پر اسرار مکان ہے... اور اس میں رہنے والا بھی پر اسرار ہے... وہ لوگوں کو عجیب و غریب باقیں بتاتا ہے... اسکی باشیں... جن پر کوئی یقین نہیں کرتا۔"

"ان کا نام کیا ہے۔"

"نام بے طلاق احمد۔"

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا... نام تو سیکی اس نے فون پر بتایا تھا۔

"کیا یہ صاحب اکیلے رہتے ہیں۔"

"یہ بھی نجیک ہے... یہ دنیا میں بالکل اکیلا ہے۔"

"یہ مکان پر اسرار کیسے ہے... خلیق احمد کیوں پر اسرار

ہے۔"

"اس کی باقی پر اسرار ہیں... لوگ اس کی باقی پر ہتھے ہیں... پکھ لوگ تو اس سے بہت نجک ہیں... وہ اکثر اس سے کہتے ہیں... ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔"

"کمال ہے... صرف اس کی باقی کی وجہ سے۔"

"ہاں! صرف اس کی باقی کی وجہ سے۔"

"آزاد و باتیں کیا ہیں۔"

"میں نے تو کبھی سنی نہیں... یہ باقی بھی لوگوں سے سنی ہیں۔ آپ پھر دستک دیں... وہ سورہ ہو گا۔" یہ کہہ کر وہ آگے گئے بڑھ کیا۔

محمود نے پھر زور دار انداز میں دستک دی... اس بار بھی کوئی جواب نہ ملا۔

"پھلو فاروق... جائزہ لو... ہم اندر کس طرح داخل ہو سکتے ہیں۔" محمود سکرا ایا۔

"اچھی بات ہے... جب ت لوں گا۔"

"کیوں بھی خیر تو ہے... کیا کیا ہے میں نے۔"

"بر مرتبہ مجھے پانچوں پر چھٹھا پڑتا ہے... اور تم دونوں ہر سے سے نیچے کھڑے رہتے ہو۔"

"ضروری نہیں کہ پانچوں کے ذریعے ہی اور پر جا سکیں۔"

"لیکن یہ تو ضروری ہے تا... کہ میں ہی پہلے اندر جاؤں گا۔" اس نے بھنا کر کیا اور آگے بڑھ کیا۔

دونوں مکروہ ہے... جلد ہی وہ واپس لوٹا...  
”بچھلی طرف ایک بندگی ہے... اس طرف ایک کھڑی بھلی  
ہے... ہم اس کھڑی کے ذریعے اندر داخل ہو سکتے ہیں۔“  
”خوب! تب پاپ پر چڑھنے سے بچ گے۔“ محمود نے من  
ہٹایا۔  
”اگر تمہیں افسوس ہو رہا ہے تو میں پاپ کے ذریعے ہی اوپر  
چلا جاتا ہوں۔“ فاروق جل کر بولتا۔  
فرزاد پہنچنے لگی... پھر وہ کھڑی کے ذریعے اندر داخل ہوئے،  
”لگتا ہے... یہاں کوئی نہیں ہے...“  
”آؤ... دیکھتے ہیں...“

سکے... پورے مکان میں صرف ایک بستر تھا، باواری چی خانے میں چند  
ہرتن تھے... مٹی کے تکل کا ایک پولہا... جس کمرے سے گزر کر وہ سجن  
میں آئے تھے... وہاں بستر کے ساتھ ایک چھوٹی سی میز اور ایک کرسی  
بھی تھی... میز پر چند کاغذات پڑے تھے... لیکن ان میں سے کسی پر  
پچھہ لکھا ہوا نہیں تھا... آتش وہاں کے اوپر ایک آڑ پر کیست رکھی تھی...  
اس پر بھی کچھ لکھا ہوا نہیں تھا... آیا وہ گاؤں کی ہے یا کسی اور جیز کی...  
”پورے گھر میں ہمارے مطلب کی کوئی چیز نہیں... یہ کیست  
بھی گاؤں کی ہوگی۔“ محمود بڑھ رہا۔  
”لیکن...“ فرزاد نے پر زد رکھنے میں کہا۔  
”جملہ خوب ہے... اور حدود بے محض۔“ فاروق نے مذاق  
اذانے والے انداز میں کہا۔  
”تعریف کا شکر یہ... کافی قدر وہاں معلوم ہے جے ہو۔“  
”مود مسکرا یا... قادر وہ کامن بن گیا۔  
”میرا خیال ہے... پہلے جملہ معلم کر دو۔“  
”لیکن جب تک ہم اس کیست کو سن نہ لیں... اس وقت تک  
کیا کہا جا سکتا ہے، ہو سکتا ہے؛ یہ گاؤں کی شہر ہو اور اس کا اعلیٰ غلیق احمد  
کی لکشی ہے ہو۔“

”یاں ایسے بات کہہ سکتے ہیں... خیر ہم اس کیست کو اپنے پا اس  
رکھ لیتے ہیں... مگر جا کر سن لیں گے... پھر بیکھیں گے یہ ہمارے  
کس کام آسکتی ہے... ایسا لگتا ہے... غلیق احمد ہمیں فون کرنے کے

بعد یہاں سے کہیں اور چلا گیا تاکہ ہم ان جھن میں جتنا ہو جائیں۔  
”لیکن ہمیں ان جھن میں بٹلا کرنے کی اسے کیا ضرورت  
تھی۔“

”اس سوال کا جواب بھی تو وہی دے سکتا ہے۔“

”اوہ ہاں... یہ بھی نحیک ہے... خیر... فی الحال تو یہاں کسی  
گز بڑ کے آنا نہیں ہیں... لہذا ہم والہیں چلتے ہیں۔“  
وہ کفر کی کردستی باہر نکل آئے... گھر کی اسی طرح چھوڑ  
دی گئی... ہاں تھا ہی کیا... جس کے سوری ہو جانے کا ذرہ ہوتا... باہر  
نکل کر انہوں نے ایک اور پڑوی سے پوچھا:

”یہ آپ کے پڑوی طبق احمد کرتے کیا ہیں۔“  
”کسی کو معلوم نہیں۔“

”تھی... کیا مطلب... کسی کو معلوم نہیں۔“  
”ہاں... کسی کو معلوم نہیں... کسی نے انہیں آج تک کچھ  
کرتے نہیں دیکھا ہے کسی دفتر میں ملازم ہیں۔“

”یہ ہبھاں کب سے رہ رہے ہیں۔“

”قریباً پانچ سال سے رہ رہے ہیں۔“

”مکان کرانے کا ہے۔“

”ہاں بیباںکل... لیکن کرایہ باقاعدگی سے دیتے ہیں... مٹے  
میں کسی کو ان سے کوئی مشکلیت نہیں... کسی سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے...  
لوگوں نے ان کے بارے میں عجیب و غریب باتیں مشہور کر رکھی ہیں...“

لیکن یہ سب باتیں غلط ہیں... ہاں اتنا ضرور ہے کہ کہیں معلوم نہیں کر  
وہ کرتے کیا ہیں... میں نے ایک دوبار ان سے ان سے یہ سوال پوچھا  
تھا... کہ آپ کیا کام کرتے ہیں... جواب میں سکراکر کہنے لگے...  
آپ کو آم کھانے سے غرض ہے یا پھر گفتے ہے۔“

”کیا مطلب؟“ فاروق چیخ نکا۔

”مطلوب یہ کہ یہ مکان میرا ہے... ملکہ یہ پانچ مکان میرے  
ہی ہیں... میں نے کرانے پر دے رکھے ہیں۔“

”اوہ اچھا... آپ خود کہاں رہتے ہیں۔“

”وہ سامنے والا مکان... میں اس میں رہتا ہوں۔“

”خوب! آپ کا نام۔“

”زادہ تر شوری۔“

”یہ تر شوری کیا ہوتا ہے۔“ فاروق نے حران ہو کر پوچھا۔

”تر شوری ذات ہے... کیا آپ کو اس پر اعتراض ہے۔“

وہ براہماں گیا۔

”بھی نہیں... میں اہلا کیوں اعتراض ہوتا... آپ کا ٹھکر یہ...“

ویسے آپ کی اطلاع کے لیے عرض کیے، یعنی ہیں کہ انہوں نے میں

فون کیا تھا کہ کوئی انہیں قتل کر دینا چاہتا ہے۔“

”کیا!!!“ وہ تجھے اخھا۔

”ہاں جتاب... چنانچہ ہم فوراً یہاں چلے آئے۔“

”کیا آپ کا تعلق پولیس سے ہے۔“

"ہاں ایسی بھری میں۔"

"پولیس والوں نے اب کم عمر کے طازہ میں بھرتی کرنے

شروع کر دیے ہیں۔"

"نہیں... ہم بے بھرتی ملازم ہیں۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔"

"ہمارے والد اسکریٹری ہیں... میں بھی اس قسم کے کاموں  
کا شوق ہے۔"

"اوہ اب سمجھا... آپ ضرور تھوڑا، فاروق اور فرزانہ ہیں۔"

"خیر... اب سینے... علیق احمد صاحب نائب ہیں... گھر  
نال پڑا ہے۔"

"لیا ہیں؟" "۳۴۴"

راہبد تر شوری پوری قوت سے بیٹھا... اور دروازے کی طرف  
دوڑ پڑا۔

☆ ☆ ☆

## کیست کا دشمن

"ارے... ارے بھائی... تاہر ذر شوری صاحب...  
آپ کو کیا ہو گیا... کہاں بھاگے جا رہے ہیں۔" فاروق چیخا۔  
"حد ہو گئی... وہ کیا خیال کر رہے گا۔" محمود جھلا اخفا۔  
"کون؟" فاروق نے پوچھا۔  
"یہی... راہبد تر شوری۔" محمود نے اسے گھورا۔  
"ہوا کیا ہے... فاروق کے لئے میں جیعت تھی۔  
"تم نے اس کا نام فاچر تر شوری لیا ہے۔"  
"اوہ... مجھے پتا ہی نہیں چلا... دراصل راہبد نے تھیں۔

بدال لیں... خیر... تو یہ صاحب کہاں چلتے گے۔"  
"اپنے گھر میں... انہوں نے یہ بتایا تھا کہ سامنے والے  
مکان میں رہتے ہیں... اور میں اس کے گھر کے دروازے پر لگی ہوئی  
شم پلیٹ دیکھ رہا ہوں... اس پر راہبد تر شوری ہی لکھا ہے۔"  
"آؤ بھر... راہبد پاٹک ہو جائیں..."

وہ فوراً اس دروازے پر پہنچے... محمود نے دستک دی... خورا  
ہی دروازہ کھلا... اور راہبد تر شوری نظر آیا... لیکن انہیں دیکھتے ہی وہ

"میں تھیں۔"

"ہاں ہاں۔" فاروق بول اخفا۔

"یکا... ہاں ہاں... " محمود نے اسے گھوڑا۔

"ان کی نیلیں نیلیں کے جواب میں۔"

"فاروق سمجھدے۔" فرزان غفرانی۔

"میں نے ابھی تک یہ خلاص نہیں رکھا... میرا نام فاروق اے  
ہے۔" اس نے منہ بٹایا۔

"اچھا بابا چپ دہو۔"

"اب تم تے مجھے بابا کہ دیا... بے کوئی..."

"زادہ صاحب... پھر لیا ہے۔"

"وہ... وہ مجھے بھی انخوا کر لے گا۔"

"کون... کون کر لے گا انخوا۔"

"کیست کا دشمن۔"

"کیست کا دشمن... بھتی واو۔" فاروق اچھل پڑا۔

"کیا ہوا۔" فرزان اور محمود اس کی طرف مزے۔

"یہ... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔"

"دھت تیرے کی... ہے کوئی تک... جب دیکھیں... اے  
نادلوں کے ناموں کی پڑی رہتی ہے۔"

"آپ کے... یہ سماں ہی... دماغی طور پر تو نہیں۔" زادہ

ترشوری نے پوکھلا کر کہا۔

"ہاں! آپ ان کی نیلیں... اپنی گھر کریں۔"

"کیوں انجھے کیا ہوا ہے۔"

"آپ اس طرح کیوں بھاگے۔"

"خوف زدہ ہو کر... کیست کا دشمن مجھے بھی انخوا کر سکتا  
ہے... اس لیے کے... وہ کہتے کہتے رک گیا۔"

"اس لیے کہ کیا؟"

"اس لیے کہ میں طبق احمد کے ساتھ اس کیست کو بہت شوق  
سے سنتا رہا ہوں... ایک دن ہم دونوں بیٹھے اس کوں رہے تھے کہ ایک  
ہم معلوم آدمی کا فون آیا۔"

"ہم معلوم آدمی کا فون؟"

"ہاں! اس نے فون پر کہا... اس کیست کو جلا دو۔" اس کوئی  
سنا کرو... درست میں تھیں قتل کر دوں گا... یا پھر میں تھیں انخوا کر دوں گا،  
ہم یہ بات سن کر بہت تحریر ہوئے... دونوں نے ایک دوسرے کی  
طرف دیکھا... پھر طبق احمد نے اس سے پوچھا۔

"اس کیست سے آپ کو کیا دشمنی ہے۔"

"بس ہے دشمنی... تم ان ہاتوں کو نہیں سمجھ سکو گے... اس  
کیست کو جلا دو... اور مجھ سے اور میری دشمنی سے نجات پالو..."

یہاں تک کہہ کر زادہ ترشوری خاموشی ہو گیا۔

"پھر اس کے بعد... محمود نے فوراً کہا۔"

"ہم نے آپس میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا.. یہ بات حد درجے عجیب تھی.. وہ یہ کیوں چاہتا ہے .. کہ ہم اس کیست کوں سنیں .. اگر ہم اس کیست کوں لیں گے تو اس میں اس کیا انتصان ہے۔"

"پھر... پھر کیا ہوا۔"

"ظیق احمد کہنے لگا... یہ کس قدر عجیب بات ہے... ہم نے اسکی عجیب بات آج تک نہیں سنی... آخر ہم نے فیصلہ کیا... کیست کو سن کر ضرور و بیخیس کے ... چاہتے کہو ہو جائے... پھر ہم نے جو نی کیست شیپریکارڈر میں لکائی ... گھر میں ایک ہلاک سادھما کا ہوا... جیسے کوئی بناو کسی لے چلا یا ہو... ہم گھبرا کر انہوں کھڑے ہوئے ... شیپریکارڈر بند کرو یا ... اوھر اوھر دیکھا... کہن کوئی نظر نہ آیا... لیکن پٹاٹے کے سکر پچھرہ بہاں وغیرہ بہاں ضرور بکھرے پڑے تھے... گویا کسی نے پٹاٹو ضرور اندر پھینکا تھا... ابھی ہم حیران و پریشان کھڑے تھے کہ فون کی تھنی بچ اٹھی ... ظیق احمد نے ذرے ذرے انداز میں ریسوراٹھا یا... دوسری طرف وہی نامعلوم آہی تھا... وہ کہہ رہا تھا، تم نے دیکھا... جس طرح میں اس گھر میں پٹاٹو پچھنک سکتا ہوں، کیا ہم نہیں مار سکتا... اب اگر تم نے اس کیست کو ہاتھدا کیا تو میں اس گھر کو ہم سے اڑا دوں گا.. اور صرف جسمیں ہی نہیں .. اس ترشوری کے پیچے کوئی اخوا کرلوں گا.. ہم کجھ گئے .. کیست کو نکال کر آتش داں پر رکھ دیا.. ہم نے بھی فیصلہ کیا کہ فی الحال اس کیست کو نہیں نہیں گے.. میں اپنے

گھر چلا آیا.. یہ معاملہ ہماری سمجھ میں بھی نہیں آیا تھا.. اب جب آپ لوگ یہاں آئے تو میں نے اپنے گھر سے آپ کو آتے دیکھا، آپ ایک اور پرتوی سے خلیق احمد کے بارے میں پوچھ رہے تھے، آپ اندر چلے گئے.. میں دیکھتا رہا.. جب آپ باہر لٹکے تو اس وقت میں خود آپ کے نزدیک آ گیا.. تاکہ معلوم کروں، آپ کیا کہر ہے جس .."

"پہلے یہ تو ہوا... اب یہ بتا دیں کہ... خلیق احمد نے یہ کیست کہاں سے حاصل کی تھی... اور یہ کہ اس میں ہے کیا... " محمود نے حیرت زدہ انداز میں پوچھا۔

"میں نہیں جانتا... خلیق احمد یہ کیست کہاں سے لایا تھا... اور اس میں کیا ہے... اس نے تو میں مجھے لایا تھا کہ میں ایک کیست لایا ہوں... آئیں سنتے ہیں... شستے کی مہلت ملی... نہ کیست کے بارے میں پوچھنے کی... اسی وقت تو وہ نامعلوم آدمی درمیان میں دخل اندازی کر رہی تھا..."

"لیکن آپ ہماری بات سن کر خوف زدہ میں بھاگ کیوں کھڑے ہوئے تھے.."

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ خلیق احمد کو اخواز کر لے گا... جب سا تو پہلا خیال بھی آیا کہ کہیں وہ مجھے بھی ہلاک نہ کروے... یا کوئی نہ بارے... بس مارے خوف کے میں بھاگ نکلا۔"

"آپ فکر نہ کریں... ہم اسے دیکھ لیں گے... بے پہلے ہم اس کیست کو نہیں گے... شاید اس میں اس شخص کا کوئی راز

”اچھی بات ہے... ہم آپ کی ہدایات پر عمل کریں گے...  
لیکن یہ تو بتا دیں... اس میں کیا ہے...“  
”اگر یہ بتانا ہوتا تو یہ کیست سننے سے کیوں روکتا۔“  
”آپ کا نام کیا ہے۔“  
”سمندری طوفان۔“  
”واہ! اچھا نام ہے... خلیقِ احمد کہاں ہے۔“  
”میرے قبضے میں... میں نے اپنے آدمیوں کے ذریعے  
اسے انداز کر لایا ہے... میں خلیقِ احمد ہیسے کسی آدمی کو بورداشت نہیں کر  
سکتا۔“  
”کیا مطلب... خلیقِ احمد ہیسے کسی آدمی کو... یہ خلیقِ احمد کس  
تم کے حصے میں بھلا۔“  
”زادہ تشوری سے چاہو... میرا دماغ نہ چاہو... اس  
کیست کو سننے کی کوشش کی تو جان سے مار دوں گا۔“  
”کے... خود کو یا نہیں۔“  
”نہیں... خلیقِ احمد کو۔“  
”کیا!!“ وہ ایک ساتھ چلاتے۔  
”ہاں! اب لو... خلیقِ احمد سے بات کرو۔“  
چھوٹکنڈ بعد خلیقِ احمد کی ارزتی آواز سنائی دی:  
”م... مجھے... اس ظالم کے پنجھے سے چھڑاں گیں... یہ...  
یہ پنجھے مار دے گا۔“

ہے۔“ محمود نے جلدی جلدی کہا۔  
”اس صورت میں وہ یہ کیست ہیاں نہیں چھوڑ سکتا تھا...“  
فرزانہ نے لفظی میں سر بلایا۔  
”تب پھر کیا بات ہو گئی ہے۔“  
”یہ تو کیست سن کر ہی اندازہ ہو سکے گا۔“  
”کیا آپ کے پاس شیپ ریکاؤ رہے۔“  
”وہ تو ہے... لیکن...“  
”آپ کو خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں... آئیے۔“  
وہ انہیں گھر میں لے آیا... زادہ تشوری خوف زدہ انداز  
پھر شیپ ریکارڈر میں لے آیا... انہوں نے ابھی کیست نکالی نہیں تھی  
کرفون کی تھنی بینتے گی۔  
”آگیا... اس کافون آگیا۔“ زادہ تشوری خوف زدہ انداز  
میں بولا۔  
”آپ ڈریں نہیں...“ یہ کہہ کر محمود فون کی طرف بڑھ گیا۔  
جو نبی اس نے رسیور اٹھایا... ایک بھرا لی ہوئی آواز شالی دی:  
”خبردار... اس کیست کو سننے کی کوشش نہ کرنا... ورنہ گھر  
بمگرے گا۔“  
”آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں۔“  
”جہاں سے بھی بات کر رہا ہوں... آپ سے زیادہ دور نہیں  
ہوں۔“

چہاں شفیق الحمد کو رکھا گیا ہے... ہم وہاں جا رہے ہیں... آپ سے پھر  
ماقاومت ہو گئی۔ " محمود نے بلند آواز میں کہا۔

" اچھا تھیک ہے۔ "

تیرز دفتر سے گازی وزارت وہ نیا گارڈن پہنچ گئے... جلدی  
محمود نے 203 نمبر کے دروازے پر دستک دی... ایک منٹ بعد  
دروازہ کھلا اور ایک بار عرب آدمی نظر آیا۔

" ہاں! بھائی... کیا بات ہے۔ " اس نے اپنے سامنے پھول  
کو دیکھ کر پر اسامت بنا لیا۔

" غفرن کریں... چندہ لینے نہیں آئے۔ "

" تب پھر... " اس نے چونکہ کران کی طرف دیکھا۔

" آپ کے موہاں کا نمبر کیا ہے۔ "

" کیوں... کیوں پوچھ رہے ہیں آپ۔ " اس کے پھرے  
پر حیرت وہ زگنی۔

" ہمارا تعلق ملکہ سراج غسانی سے ہے۔ "

" کیا مطلب... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ "

" بس ہو سکتا ہے... آپ ہمارے کارڈ دیکھنا چاہیں، دیکھ  
سکتے ہیں... لیکن پہلے ہو بتاویں، آپ کا موہاں کا نمبر کیا ہے۔ "

" تو کیا موہاں مل گیا۔ " خان بھادر نے خوش ہو کر کہا۔

" مل گیا... کیا مطلب؟ "

" مطلب یہ کہ وہ چوری ہو گیا تھا... میں نے پولیس اپیشنس

" اس کیسے میں کیا ہے۔ "

" تم... میں۔ "

ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے رسیور چین لیا گیا اور رسیور  
شاپیدہ تھوڑا کھدایا گیا۔

" اچھی بات ہے سنو... ہم آرہے ہیں... تمہاری خبر لینے۔ "

" میں کہاں آؤں گے۔ "

" یہ ہمارے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔ "

" دیکھتا ہوں... مجھ تک کیسے دیکھتے ہو... بھنگ گئے تو بھی منکی  
کھاؤ گے۔ "

" اچھا چھا... دیکھتے ہیں... "

محمود نے فوراً یکس چینج کا نمبر ملایا... اپنا نام بتایا اور جس نیب  
پر بات کی گئی تھی... وہ نمبر بتایا... فوراً ہی اس طرف سے کہا گیا:

" موہاں فون سے بات کی گئی ہے... موہاں کا نمبر تو  
کر لیں۔ "

" صرف نمبر ہی نہیں... ہم یہ بھی جانا چاہتے ہیں کہ  
موہاں کس کا ہے، اس کا پتا کیا ہے۔ " محمود نے بے چینن ہو کر کہا۔

" یہ نمبر خان بھادر نامی ٹھنڈ کا ہے... پتا ہے 203 نا  
کارڈن۔ "

" شکریہ۔ " اس نے فوراً کہا اور تنہوں فوراً بہر کلک آئے۔

" زاہد ترشوری صاحب... ہمیں اس جگہ کا پتا پل گیا... "

"اچھا... کسی زائد تشویری کو جانتے ہیں۔"

"جی نہیں... بالکل نہیں۔"

"سینے... ہمیں کسی خلیق احمد نے فون کیا تھا کہ کوئی اسے قتل کرنا چاہتا ہے۔"

"اڑے بات رہے۔" خان بھادر نے بوکھلا کر کہا۔

"تم اس کے گھر پہنچے... لیکن وہ غائب تھا... ہیں ہمیں کسی معلوم آدمی نے فون کیا کہ اس نے خلیق احمد کو انہوں کیا ہے... ہم نے ایکس پیچنے کے ذریعے فون نمبر معلوم کیے... پہاڑا... آپ کے موبائل نمبر سے فون کیا گیا ہے۔"

"سلک... کیا نہیں۔" وہ اچھل پڑا۔

"ہاں اجتناب.. اب آپ بتائیں.. اس ملٹے میں کیا کہتے ہیں۔"

"ہملا میں کیا کہہ سکتا ہوں... پہلے ہی ہتھاچکا ہوں... موبائل چوری ہو گیا تھا۔"

"اوہ اچھا... خیر... مطلب یہ کہ آپ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"

"جی نہیں... بالکل۔"

"اچھا شکر یہ... اب ہم پہنچتے ہیں۔"

وہ اٹھنے تھے کہ فرزانہ بہت زور سے اچھلی... اس کی آنکھوں میں حیرت ہی حیرت نظر آئے گی۔

میں دو دون پہلے رپورٹ درج کرائی تھی۔"

"اوہ... یہ بات بھی ہے۔"

"بالکل بھی بات ہے... معاملہ کیا ہے۔"

"پہلے ہم پولیس اشیشن سے تصدیق کریں گے... پولیس اشیشن کا فون نمبر بتائیں۔"

اس نے نمبر بتایا... محمود نے نمبر ڈائل کیے... دوسرا طرف سے بتایا گیا کہ یہ پولیس اشیشن ہے..."

"دو دون پہلے خان بھادر نامی شخص نے اپنے موبائل کی چوری کی رپورٹ درج کرائی تھی۔"

"ہاں ایسا لکل کرائی تھی... کیا وہ آپ کو ملا ہے... کون ہیں آپ... کہاں سے بات کرو رہے ہیں۔"

محمود نے اپنے بارے میں بتا کر فون بند کر دیا۔

"تصدیق ہوئی... ہم آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔"

"اچھا... میں ذرا نگک روم کا دروازہ مکھوتا ہوں۔"

ڈرائیک روم میں بیٹھنے کے بعد چند لمحے تک خاموشی رہی... شاید وہ سوچ رہے تھے کہ ان سے کس رغبے سے بات کریں... آخر فرزانہ نے کہا:

"آپ خلیق احمد کو جانتے ہیں۔"

"خلیق احمد... یہ کون ہیں... میں اس نام کے کسی شخص سے واقف نہیں۔"

## یہیں آ کر بتائیں

"لک... کیا ہوا فرزانہ۔"

"میں... میں نے اندر... گھر میں کہیں دور... ایک آواز سن ہے... بیسی کوئی جیجی ترکہ رہا ہو... بجاو... بجھے بجاو۔"

"اوہ انہیں۔" قاروق اور محمود ایک ساتھ بول پڑے۔

"آپ کیا کہتے ہیں اس بارے میں۔" محمود نے اس کھوارا

دن لک کوئی آواز سنائی تھیں دی... "خان بجاور بولے۔"

"سنائی تو خیر ہم دونوں کو بھی تھیں دی... لیکن اس معاملے میں ہماری بہانہم سے بہت زیادہ آگے ہے۔"

"میں سمجھتا ہیں۔"

"اس کے کام اس قدر تھیں کہ آپ سوچ بھی تھیں سکتے... اور آپ سوچ بھی کئے سکتے ہیں... خود ہم آج تک سوچ تھیں سکے۔" قاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"آپ لوگوں کی باتیں بھری سمجھیں تھیں آرہیں۔"

"ہستے آہستہ آئیں گی... ہماری باتیں ذرا با غیانت حسرتی

میں۔"

"آپ کیا کہتا چاہیے ہیں۔"

"خان بجاور صاحب! ہم آپ کے گھر کی تلاشی لیں گے۔"

"کیا... کیا کہا۔" خان بجاور نے مارے خوف کے کہا۔

"کیوں... اگر غیقِ احمد آپ کے گھر میں نہیں ہے... تو تلاشی کے نام پر آپ خوف زدہ کیوں ہو گئے۔" محمود نے طنزی کہا۔

"لک... کچھ نہیں... آپ کو پہلے تلاشی کے وارد لانا ہوں گے... اتنا قانون میں بھی جاتا ہوں۔"

"یا اچھا ہے کہ آپ اتنا قانون جانتے ہیں... ہمارے پاس تلاشی کا وارد ہے۔"

"یہ کیسے ہو سکتے ہے... کیا آپ پہلے ہی تلاشی کا پروگرام بنانے کر چکے تھے۔"

"تھیں... تھیں آ کر رہا ہے... وہ آواز من کر۔"

"تب پھر تلاشی کے وارد آپ کے پاس کیسے ہو سکتے ہیں۔"

"بس خدا کی قدرت... یہ، بیکھیے۔"

محمود نے اپنا اجازت نامہ نکال کر دکھایا... خان بجاور پڑھ کھا بھی تھا اور قانون بھی جانتا تھا... اسی لیے اس اجازت نامے کو قاروق نے جلدی جلدی کہا۔

ذکر کراہ رحی ان ہوا۔

"کمال ہے، آپ سے پاس صد صاحب دا تحریری اجازت

ہے... خیر جناب... آپ تائی لے لیں۔ بجھے اب کوئی

اعتراف نہیں۔"

"مگر یہ... آپ گھر کے افراد کو ایک طرف کر لیں۔"

"لھیک ہے... میں انہیں ایک کمرے میں بخادرتا ہوں۔"

پہلے آپ باقی کمرے وغیرہ دیکھ لیں، پھر ہم اس کمرے کو دیکھ لیں گے..."

"اوے۔"

اب انہوں نے اس کمرے کو بھی دیکھا بھالا... پھر پورے گھر

میں تھانے کے امکانات کا جائزہ لیا... لیکن وہاں کوئی تھانہ نہ ملا۔

"آج بھی چلیں... فرزان کو وہم ہو گیا تھا... اور خان بہادر کمرے میں نظرت آیا... انہوں نے قتل غان اور باور پری خان وغیرہ صاحب... ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں... آپ کو بہت زحمت دی بھی دیکھ لیے... لیکن وہاں طبق احمدی موجودگی کے آثار دور دور ملک نظرت آئے۔"

"کوئی بات نہیں... قانون کی مدد کرنا تو شہر یون کا فرض

"حرمت ہے... میرے کام بھی بنتے لگے۔" "فرزانہ ہے۔"

"ہے یا ہر کی طرف پڑے... میں اس وقت فرزانہ پھر بہت زور آواز سنائی دی۔"

"ابھی کیا ہے... ابھی تو تمہاری آنکھیں بھی بھیں گی... سے اچھی... اس کی آنکھوں میں خوف کھیل گیا۔

"نہیں نہیں... میرے کام نہیں بے... میں نے پھر وہی فاروق نے منہ بنا لیا۔

"لیکن ہم ایک بات بھول رہے ہیں... اور وہ یہ اس مکان اواز سنی ہے... کوئی کہہ رہا تھا۔ بچاؤ... مجھے بچاؤ... اب ہم یہاں میں کوئی تھان بھی ہو سکتا ہے۔"

"اوہ ہاں... واقعی۔" محمود اور فاروق نے ایک ساتھ چونکہ نہیں۔ "فرزانہ نے پر زور انداز میں کہا۔

"کیا کہا۔ آواز کاراز... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔"

"تم ایسا کرو... بازار سے کوئی ناول خرچ کر اس کے اوپر یہ

"ہم اب اس امکان کا جائزہ لیں گے۔"

"آپ غلط سوچ رہے ہیں... میرے گھر میں کوئی تھانہ نہیں ہے۔"

"آپ پہلے وہ کمرہ خالی کرائیں... جس میں عورتوں کو بخایا کیا ہے۔"

"ضرور... کیوں نہیں۔"

انہوں نے ایک بار پھر خلاشی شروع کی... پہلے ہی کرے میں  
فرزانہ کو ایک عجیب سا احساس ہوا۔  
”تم دونوں نے کچھ محسوس کیا۔“  
”نہ ٹیکن تو... یہاں محسوس کرنے کے لیے رکھا ہی کیا ہے۔“  
”لیکن مجھے افسوس ہوا ہے۔“  
”اور وہ کیا؟“  
”یہ کہ جنکی بار بجہ ہم نے اس کرے کی خلاشی لی تھی... اس  
وقت میں اور اس وقت میں کوئی فرق پڑا ہے... کرے میں کوئی  
تبدیلی ہوئی ہے۔“  
”میں تو کوئی تبدیلی انکھیں آ رہی۔“ قاروہ ق نے منہ بنا دیا۔  
”تمہارا مشاہدہ تیز نہیں۔“ فرزانہ مسکرا دی۔  
”اور محمود کے بارے میں کیا خیال ہے۔“  
”تم سے اس کا مشاہدہ تیز ہے... لیکن اتنا نہیں جتنا میرا  
مشاہدہ۔“  
”لیکن اپنے منہ میاں مٹھو بننے۔“ محمود حل گیا۔  
”نہیں... حق کہہ رہی ہوں... بات اپنی تعریف کی نہیں

”جب پھر اپنی بات کو ثابت کرو... ورنہ منہ کی کھاؤ گی۔“

”وہ کیسے... میرا مطلب ہے... منہ کی کس طرح کھاؤں

نام لکھ لو... آواز کارا از۔“ محمود نے جلتے کئے انداز میں کہا۔  
فرزانہ مسکرا دی... پھر خان بہادر کی طرف مڑی:  
”ہم ایک بار پھر خلاشی لیں گے۔“  
”شوق سے خلاشی لیں... لیکن یہاں آپ کو ملے گا کچھ  
نہیں۔“  
”یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے... آپ میرے کانوں کو چیخ کر  
رہے ہیں۔“  
”ماجھ سکن کا آرسی کیا... آپ یہاں سے اس شخص کو برآمد  
کرے اکھادیں...“ خان بہادر نے براسامدہ بنایا۔  
”خان بہادر صاحب... آپ کرتے کیا ہیں۔“  
”میں... میری ایک دکان ہے... پچھوٹی کی... اور بس...“  
اس نے کہا۔  
”غیر... آپ گھر کی خواتین کو ایک بار پھر ایک کرے میں  
جمع کر لیں، اس کرے کو ہم سب سے آخر میں دیکھیں گے۔“  
”اچھی بات ہے۔“  
جلد ہی اس نے آ کر جاتا یا...  
”عورتوں کو اگ کر دیا گیا ہے... وہ سب بے برے ہے۔“  
بنارہی ہیں...“  
”میں فحسوس ہے... لیکن ہم مجھہ رہیں۔“  
”اچھا! اب ذرا جلد ہی سے اپنا اطمینان کر لیں۔“

"میں اور محمود کرتپاری مرمت کریں گے۔"

"وہ دن گئے... جب خلیل خاں فاختیہ اڑایا کرتے تھے۔"

"کس خلیل خاں کی بات کر رہی ہو۔" فاروق کے لجھے میں

حیرت تھی۔

"ضرب اشل والے خلیل خاں کی۔"

"تم سیدھی طرح بات نہیں کر سکتیں۔" محمود نے ٹک آکر

کہا۔

"کرنے کو میں کیا نہیں کر سکتی۔" وہ مسکرا کی۔

"آخر کیا کہنا چاہتی ہو۔"

"یہ کتنے دنوں مل کر مجھے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے۔"

"انتا بڑا دعویٰ نہ کرو... مار مار کر بھر کس نہال دین کے

تھہارا۔"

"اور سہرا دعویٰ ہے... مجھے چھو بھی نہیں سکو گے۔"

"اب پہلے مقابلہ ہو گا۔" فاروق آستین چڑھانے لگا۔

"لیکن اب ابا جان براسامنہ بنا کر ہرگز نہ کہتے... بلکہ پھرے پر

ہیں۔" محمود تکھرا گیا۔

"ویکھا... محمود تو رکیا۔" فرزاد بھی۔

"حد ہو گئی... خیر... اب ہمارا مقابلہ گھر جا کر ہو گا..." اس شیپریکارڈ کارخ تبدیل ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔"

"حد ہو گئی... خیر... اب ہمارا مقابلہ گھر جا کر ہو گا..." بھی کہہ لو... ہم یہاں مقابلہ نہیں کریں گے... بے چارے خاں بھا

آل تھی... کوئی کہہ رہا تھا... چھاؤ... مجھے چھاؤ... یہ مجھے مارڈا لے گا۔

کیا خیال کریں گے... ہم نے ان کے گھر کو کھاڑہ سمجھ لیا۔"

"واقعی بھی بات ہے۔" فاروق نے فوراً سر ہلا کیا۔

"دونوں کی سُنی گم ہو گئی... خیر... گھر چل کر دودھ پا تھو

کر دل گی... اس وقت دیکھوں گی، تم کیا بھانہ کرتے ہو۔"

"چلو نیک ہے... اب یہ بتاؤ... اس کمرے میں تم نے کیا  
تبدیلی محسوس کی ہے۔"

"وہ ادھر دیکھو... آٹش داں پر شیپریکارڈ رکھا ہوا ہے۔"

"تو پھر اس سے کیا ہوتا ہے... یہ تو پہلے بھی رکھا ہوا تھا۔"

"لیکن پہلے یہ اس رخ سے نہیں رکھا تھا... اب یہ پہلے کی  
نیز ہا ہو گیا ہے۔"

"حد ہو گئی... کیا یہ بھی کوئی تبدیلی ہے۔"

"جاسوں کے کاموں کے حوالا سے یہ ضرور تبدیلی ہے... اگر

اس وقت یہاں ابا جان ہوتے تو کہہ اٹھتے... بہت خوب فرزان۔"

"خیر نہیں... ہم بھی تھمارا دل رکھنے کے لیے کہہ دیتے ہیں..."

بہت خوب فرزان۔" فاروق نے براسامنہ بنایا۔

"لیکن ابا جان براسامنہ بنا کر ہرگز نہ کہتے... بلکہ پھرے پر

مکراہت بجا کر کہتے۔" فرزان نے بھی جواب میں براسامنہ بنایا۔

"حد ہو گئی... اصل بات بتانے میں کتنا وقت لگا دیا... آخر

"حد ہو گئی... خیر... اب ہمارا مقابلہ گھر جا کر ہو گا..."

"پہلے جب ہم گھر سے نکلنے لگے تو میرے کاتوں میں آواز

آل تھی... کوئی کہہ رہا تھا... چھاؤ... مجھے چھاؤ... یہ مجھے مارڈا لے گا۔

”اس میں ایک عدو کیست لگی ہوئی ہے... اس پر ذرا یہ  
الغاظ ان لیں۔“

اس نے پھر شیپ کو بیچھے کیا اور پہن دبا دیا... آواز پھر آتی:

”بچاؤ... بچاؤ... یہ بچاؤ... یہ بچاؤ مارڈا لاگا۔“

”کیا... کیا مطلب؟“ خان بہادر نے اچھل کر کیا۔

”مطلب تو اب آپ بتائیں گے... آپ تو خیر ہمارے ساتھ تھے... آپ تو اس نیپ ریکارڈر پر یہ الغاظ انہیں لکھتے تھے... لیکن آپ کے گھر میں ہم سے کون یہ شرارت کر رہا تھا... یہ آپ بتائیں گے... آپ موہرتوں والے کمرے میں جائیں... اور ان سے پوچھیں.. پھر ہمیں بتائیں... ورنہ پھر آپ لوگوں کو پولیس اٹھان لے جایا جائے گا... کوئی کہہ یہ مسئلہ ہے ایک انسان کے انخوا کا... اور اس انخوا میں آپ شریک ہیں۔“

”نہیں... نہیں... یہ خلل ہے... اس کیست کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔“

”آپ پہلے اپنے گھروالوں سے پوچھ لیں۔“

”میں ابھی بات کر کے آتا ہوں۔“

وہ چلا گیا... تمیوں نے ایک دسرے کی طرف دیکھا... جیسے کہہ رہے ہوں:

”یہ کیا پڑ رہے بھی... پکھ بکھ میں نہیں آ رہا۔“

”آجائے گا، آہست آہست... شاید کوئی ہمارے ساتھ

دوسری مرتبہ جب ہم باہر جانے لگے تو پھر بالکل ہمیں الغاظ سنائی دیے... ان میں کوئی فرق بھی نہیں تھا... ساتھ ہی میرا خیال نیپ ریکارڈر کی طرف گیا... میں نے سوچا... کیا یہ الغاظ شیپ کے کی کیں... اور نیپ ریکارڈر پر ہمیں سنائے گئے ہیں... اب جب ہم سے دوبارہ اس کمرے میں قدم رکھئے تو فوری طور پر میں نے محسوس کیا... نیپ ریکارڈر اس پوزیشن میں نہیں ہے... جس میں پہلے تھا... گویا اس کو ہلاکیا کیا ہے... اب ہم اس میں لیٹی نیپ کوڈ راسا بیچھے کر کے نہیں... کیا وہ الغاظ اس پر موجود ہیں۔“

یہ کہہ کر فرزانہ آگے بڑا گی... فاروق اور محمود کامارے محنت کے بر احالت تھا... کیونکہ اس بات کی طرف کی واقعی ان کا دھیان نکل نہیں گیا تھا... اچھا نیپ ریکارڈر سے آواز ایکھری:

”بچاؤ... بچاؤ... یہ بچاؤ مارڈا لے گا۔“

اس کے بعد خالی کیست چلتی رہی... اس میں سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

”محمود! اب بلاو خان بہادر صاحب کو... تاکہ ہم ان سے پوچھیں... یہ کیا تھا... اور ہمیں کان بیکے تھے یا نہیں۔“

”اچھا!“ محمود نے جیران ہو کر کہا... پھر وہ کمرے سے نکل گیا... ایک منٹ بعد ہی خان بہادر کے ساتھ اندر واٹھ ہوا۔

”خان صاحب... یہ نیپ ریکارڈر آپ کا اپنا ہے۔“

”ہاں! بالکل۔“ اس نے کہا۔

پراسرار حکیل کھیل رہا ہے۔ "فرزانہ سکرائی۔  
"سک... کیا کہا... پراسرار حکیل، یہ تو کسی تاؤں کا نام  
ہو سکتا ہے۔"

"تو پہ ہے تم سے..." "فرزانہ جھلانگی۔"

"ہو گی... مجھے کیا۔" فاروق نے کندھے اچکائے۔

"کیا ہو گی۔" محمود کے مٹتے سے لٹکا۔

"تو پہ مجھے سے... اور کیا۔" فاروق نے آنکھیں نکالیں۔

"دماغ تو نہیں چل سکا۔"

"پکجو کہا نہیں جا سکتا... ان حالات میں چل بھی سکتا ہے۔"

فاروق نے تہایت سمجھیدہ لٹکے میں کہا۔

"اب یہ صاحب نہ بھانے کب آئیں گے اگر یہ ان لوگوں کی

ہی شرارت ہے تو کیا خبر وہ اس کمرے میں کھسر پھر کر رہے ہوں۔"

"آؤ پھر... اس کمرے کے دروازے پر چلیں۔" "فرزانہ

پر جوش انداز میں بولی۔

"ہم تو خیر جانیں سکتے... پر دے کا مسئلہ ہے... ہاں تم

دروازے پر ضرور ہو آؤ۔"

"اچھی بات ہے... یہ بھی سمجھی۔"

فرزانہ تیزی سے باہر نکل گئی... پھر جو نبی اس نے دروازے

سے کان لگایا... بری طرح اچھل پڑی۔

☆☆☆

## بيان

اس نے اندر خان بھاڑ کو کہتے تھا:  
"تم لوگوں نے یہ کیا حرکت کی... اب میں انہیں کیا جواب  
دول... وہ تو یقین نہیں کریں گے کہ تم نے یہ سب کچھ مذاق ہی کیا  
ہے۔"

"وہ کریں گے یقین... ایسے کاموں کے یہ لوگ باہر ہیں...  
ہم دیکھنا چاہتے تھے... یہ لوگ کس حد تک ڈھین ہیں... ان کے ہارے  
میں مشہور جوانا ٹکھہ ہے۔"

فرزانہ کی پیشانی پر بیل پڑ گئے... اس نے آؤ دیکھا نہ تا وہ...  
دروازے پر دستک دے ڈالی... اندر یک دم ناموشی ہو گئی... پھر جنجنی  
گرائی گئی اور خان بھاڑ باہر نکل آئے۔

"آپ یہاں۔"

"آپ کو دیر ہو گئی تھی... میں پریشان ہو کر چلی آئی... ان  
لوگوں نے کیا تباہی۔"

"میری الجھن میں اضافہ کیا انہوں نے... ان کا کہتا ہے...  
آپ لوگوں کو دیکھ کر اجیں شرارت سوچی تھی... وہ الفاظ انہوں نے

نے کچھ کیا ہی نہیں۔ ”

فرزانہ نے برا سامنہ بنایا اور ان دونوں کے پاس آئی... ”

” آؤ چلیں... ان تکوں میں تین ہیں ہے۔ ”

” تم ہمارے پاس سے تیل لینے تو نہیں کوئی تھیں۔ ”

” ہم کھر جان رہے ہیں... اور وہاں اس کیست کو نہیں گے، ”

فرزانہ نے گویا اعلان کیا۔

” اور وقت شائع کریں گے... کوئی مجرم نے وہاں یہ کیست جان بوجھ کر رکھی ہے... ہمیں البحاثے کے لیے... ورنہ کیس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ”

میں اس لمحے محمود کے موبائل کی تھنی بھی... جو نبی اس نے سیٹ کان سے لگایا... دوسری طرف سے قبیلہ نتالی دیا:

ہا ہا ہا... کیوں... کیسا البحاثا... تم لوگ تو بلاے ہاہر

جاؤں ہو... اور مجھے بیسے اناڑی کے چکر میں آگئے... اب شاءے... ”

تم لوگ اس کیست کو سنو گے... ضرور سنو... اس کیست میں کچھ نہیں رکھا... اسی کیست کی وجہ سے میں نے خلیق احمد کو انخوا کیا ہے... میں

نے اس سے کہہ دیا تھا... یہ کیست غلط ہے... میں ان یاتوں کو نہیں

مانتا... اور اس نے کہا... کیست بالکل درست ہے... وہ ان یاتوں

کو سو فیصد درست مانتا ہے... بلیں ہم میں جھکڑا ہو گیا... سو میں نے

اسے انخوا کر لیا... اور اس سے کہہ دیا ہے کہ اگر کیست درست ہے تو

اس کی برکت سے تم لوگ اسے چھڑانے کے لیے بھی جاؤ گے... ورنہ

تحوڑی دیر پہلے شپ کیے تھے... تاکہ آپ کو چکر دے سکیں... ان کا خیال ہے... آپ لوگ بلا وجہ تی اس قدر مشہور ہو گئے ہیں۔ ”

” خیر... یہ بات تو ہم مان لیتے ہیں... کہ یہاں کی شرارت تھی... لیکن... ہم یہ بات نہیں مان سکتے... کہ خلیق احمد کے انخوا سے آپ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ ”

” ارے باپ رے... آپ تو مجھے مجرم نہائے دے رہے ہیں۔ ”

” آپ خود مجرم بنا رہے ہیں... صاف اور سیدھی بات بتا دیں۔ ”

” ہمیں خلیق احمد کے بارے میں کچھ معلوم نہیں... ہمارا موبائل واقعی چوری ہو گئی تھا... ہم نے اس کی روپرست درج کرائی ہے، اب تم آپ کو کس طرح یقین دلائیں۔ ”

” یقین آچلا تھا... کیست میں بھرے گئے ان القاظ نے الٹ پلٹ کر دیا، ” فرزانہ نے منہ بنا یا۔

” آپ یقین کریں... اس معاملے میں ہم بالکل جھوٹ نہیں بول رہے... ”

” اچھی بات ہے... ہم جاتے ہیں... لیکن آپ یہ بات ذہن میں رکھیں... ہم پوری طرح مطمئن ہو کر یہاں سے نہیں جا رہے... اب آپ لوگوں کی خفیہ طور پر گمراہی ہو گی۔ ”

” آپ ضرور ایسا کریں... ہمیں بھلا کیا فکر... جب کہ ہم

اتھی بات سے چکر کھا گئے۔"

"اس کا مطلب ہے... آپ ساری بات سمجھ پکھے ہیں۔"

"تھیں... خان بھادر کاموں کیم ہونا مجھے لکھ رہا ہے... پھر انہوں نے رپورٹ بھی درج کرائی ہے... اوہ ریپریکارڈر میں آواز بھری ہوئی تھی... آختم نے کیوں خان بھادر کو اس معاملے میں الجھا ہوا محسوس نہیں کیا۔"

"یہ ہم نے محسوس کیا ہے... اور اس پر واضح بھی کردیا ہے۔"

"خیر لا اؤ... پبلے وہ کیست سن لیں۔"

اب انہوں نے اس کیست کو شیپریکارڈر میں لکھا یا... اور اس کی طرف متوجہ ہو گئے... جو نئی کیست شروع ہوئی... قدموں کی آواز بھرنے لگی... پھر آوازیں سنائی دینے لگیں... اس کی

{پیدل چلنے کی مسلسل آواز، ساتھ میں، آہ، ہائے، اف کے الفاظ}

بچہ (خوشی سے بھر پور تیز آواز میں) آہ! آخڑ آپ آگے آپ ایکاکاشف ہیں نا۔

ایکاکاشف: میں جیراں ہوں، آپ اتنے چھوٹے سے، ننھے سے بچے ہیں... آپ باقاعدے کے قابل کیسے ہیں اور مجھے کیسے جانتے ہیں... بچہ:

میں کب سے یہاں کھڑا آپ کا انتظار کر رہا ہوں... آپ

نہیں... اب لگا کر دکھاؤ میرا سرا غ... ہاہاہا۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی خون بند کر دیا گیا... انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا... پھر محمود نے کہا:

"اب تو اس کیست کو سنا ضروری ہو گیا... گویا بنیاد بیس کیست ہے۔"

"چلو پھر... گھر چلتے ہیں... پبلہ کام لکھی کرتے ہیں۔"

تینوں گھر آئے... انکے جشید آپکے تھے... انہیں دلکھ کر مسکرا دیے...

"لگتا ہے... ہری طرح ہا کام ہو کر آ رہے ہو... خان بھادر کو پکڑ کر حوالات لے آؤ۔"

وہ ہری طرح اچھے... آنکھوں میں حرمت دوڑ گئی۔

"تی... کیا مطلب... آپ... آپ کو کیسے معلوم ہوا۔"

"اتھی بات تو تم خود لکھ کر گئے تھے کہ کہاں جا رہے ہو... آگے پتا چلا لیتا میرے لیے کیا مشکل تھا بھلا... خیر... پبلہ تم کہانی سناؤ۔"

انہوں نے تفصیل سنادی... وہ براہم مسکراتے رہے۔

"حرمت ہے... آپ مسکرا رہے ہیں۔"

"ہاں واقعی... مجھے تو روٹا جا سکے۔"

"تی... یہ آپ نے کیا کہا۔"

"میرا مطلب ہے... مجھے تو تمہاری عقولوں پر روٹا چاہیے..."

دروازہ.. اُف! یہ کس قدر لمبا ہے.. کس قدر بلند ہے... کس قدر  
عاليٰ شان ہے، کس قدر چمک دمک ہے اس میں، بھری آنکھیں  
چمکا چوند ہوئیں... کہیں اس پر سونے کا پائی تو نہیں بھیرا گیا۔  
بچہ: (ہنس کر) ارے نہیں! یہ سونے کا پائی نہیں... دروازہ ہی سونے کا  
ہے۔

ابوکاشف: (مارے جمیت کے تیز آواز میں) کیا کہا... پورا دروازہ  
سونے کا... نہیں۔

بچہ: ابھی آپ نے دیکھا ہی کیا ہے.. آگے آگے دیکھیے.. نظر آتا  
کیا، آئیے میں آپ کو اس دروازے کے دوسری طرف لے چلوں۔  
ابوکاشف: لیکن دروازے کے دوسری طرف ہے کیا... مجھے تو دروازہ  
میں دروازہ نظر آ رہا ہے میں۔

بچہ: (سکون سے) دروازے کے دوسری طرف جائیں گے تو دیکھیں  
گے۔

ابوکاشف: (پر سکون ہو کر) لیکن دروازہ تو اس جگہ سے بہت دور ہے  
اور میں پہلے ہی تھک چکا ہوں۔

بچہ: (ہنس کر) آپ پر بیشان تھوں... لیں اپنی انگلی مجھے پکڑا دیں...  
لا لیئے۔

ابوکاشف: اچھا نہیک ہے... ٹھیے...

{چنے کی آواز}

ابوکاشف: (حریان ہو کر) اوہ ہو، ہم... تو واقعی دروازے تک پہنچ گے

سونج بھی نہیں سکتے...  
ابوکاشف: اس میں شک نہیں، میں بہت لمبا سفر طے کر کے آ رہا تھا  
آہ... بہت خوفناک گھانیاں حائل تھیں میرے راستے میں... میری  
جان جو کھوؤں میں تھی... بس میں بہت نہ ا... بہت زیادہ بُرا پھنس گیا  
تھا۔

بچہ: مجھے خوب معلوم ہے...  
ابوکاشف: آخر کیسے... کیسے معلوم ہے... آپ تو بالکل مجھے سے بچے  
ہیں، میرے لیے بھی جمیت کیا کم ہے کہ اتنا چھوٹا سا بچہ باقی کر رہا ہے  
اوپر سے آپ کہہ رہے ہیں، آپ کو خوب معلوم ہے...  
بچہ: (ہنس کر) ہاں میں نے خلا نہیں کہا، آپ کو سزا ہو گئی تھی  
تا... آپ سزا کاٹ کر آ رہے ہیں۔

ابوکاشف: (حریان ہو کر) جمیت ہے، کمال... یعنی آپ کو یہ بھی معلوم  
ہے۔

بچہ: آئیے میرے ساتھ... آپ اپنی انگلی مجھے تھما دیجئے... میں  
آپ کو یہاں سے آگے لے چلوں گا...

ابوکاشف: (اور زیادہ حریان ہو کر) لیکن کہاں... آپ مجھے کہاں لے  
جاتا چاہتے ہیں۔

بچہ: (سرت بھری آواز) وہ دیکھیے.. سامنے۔ آپ کو کیا نظر آ رہا  
ہے؟

ابوکاشف: (حد در بچے حریان ہو کر) وہ... سامنے... اوہ.. ایک

در بان: خوش آمدید.  
 ابوکا شف: (خوش ہو کر اور حیرت سے) شکر یہ بھی .. لیکن یہ کیا ..  
 آپ ہیں تو در بان، مکمل و صورت آپ کی کہی ہے ... انوکھی .. بہت  
 انوکھی .. میں اسی شکل و صورت زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔  
 پچھے: اس محل کے در بان ایسے ہی ہیں ... آپ پر بیان نہ ہوں۔

(اچانک ملی جلی چھڑا وازیں)

آوازیں: آہا... بھائی جان آگئے ... میرا بیٹا آگئا... میر سے سرتان  
 آگئے .. ابوآگے۔

ابوکا شف: (خوش ہو کر) او! بہاں تو سب موجود ہیں۔

پیغمبر: خدا کا شکر ہے ... آپ آگئے۔ ہم تو ماہیں ہو چلے ہے۔

ابوکا شف: بس بیکم کیا بتاؤں ... بہت بھی سزا کافی ہے میں نہ ...  
 مختلف آوازیں: آئیے ہم سے گلے قمل ہیں ...

ابوکا شف: اوہ بہاں ... ضرور ... کیوں نہیں۔

مختلف آوازیں: مجرما بچھے ... میرا بھائی ... میر سے ابو...  
 مخفی آوازیں: اور یہ اس طرف جو کھڑی ہیں ... یہ خواتین کوں ہیں،

باکل پری جھی خواتین ... خوب صورت ترین ہیں ... جیل ... پکتے  
 دنکنے چہروں والی خواتین ...

پیغمبر: آئے پہلے اطمینان کا سائز لے لیں۔

ابوکا شف: لیکن اس باغ کی کوئی حد کیوں نہیں ہے ... اس عمارت کا  
 آخری سرائیں نظر نہیں آ رہا، جہاں تک نظر باری ہے ... یہ بائی نظر

کہیں یہ دروازہ کسی محل کا تو نہیں ...  
 پچھے: (ہنس کر) آپ تھیک سمجھے! یہ ایک محل کا ہی دروازہ ہے ...  
 ابوکا شف: حیرت زدہ ہو کر: اوہ .. ارے جس محل کا دروازہ ہونے کا  
 ہے، وہ محل کیسا ہو گا۔

پچھے: ابھی آپ دیکھ لیں گے ...  
 ابوکا شف: گک .. لیکن آپ جادوگر تو نہیں ہیں .. پاک بھکرتبے میں مجھے  
 اتنی دور سے بہاں تک لے آئے۔

پچھے: میں صرف ایک پچھے ہوں ... قدم اٹھایے۔  
 ابوکا شف: بل ... لیکن دروازہ تو بند ہے۔

پچھے: جو نبی آپ دروازے کو ہاتھ لگا سیں گے، یہ کمل جاتے گا۔  
 ابوکا شف: کیا یہ جادو کا دروازہ ہے ... یا پھر محل جامِ سم کی قسم کا  
 دروازہ ...

پچھے: جی نہیں ... آپ اس کو ہاتھ لگا دیں۔  
 ابوکا شف: اچھی بات ہے .. یہ لیں .. لگا دیا ہاتھ .. ارے! یہ ... یہ تو  
 محل بھی گیا۔

در بان: السلام علیکم۔  
 ابوکا شف: علیکم السلام ... یہ ... یہ کس نے کہا السلام علیکم۔  
 پچھے: (ہنس کر) دروازے کے اندر کھڑے در بان نے ... ہیے .. قدم  
 اندر کیجیے ... بسم اللہ پڑھ کر۔

ابوکا شف: بسم اللہ الرحمن الرحيم ... یہیں قدم اندر رکھو یا۔

آرہا ہے یا پھر یہ عمارت... آخیر یہ کتنے وسیع و عالیش ہیں...  
نیکم: وہ اس طرف آ جائے... بھولے یہ بینچ کر باہمیں کریں  
گے۔ آپ کو بہت حرا آئے گا۔

ابوکا شف: حرا تم خیر بہت آرہا ہے... میں نے پر سما کر یہ خوبیوں کی  
قدر تحریر نگیر خوبیوں ہے... یہ آپ میں سے کس نے لکارکی ہے۔  
نیکم: یہ ہم میں سے کسی نے نہیں لکارکی...  
ابوکا شف: کیا مطلب، تب پھر یہ کیسے محسوس ہو رہی ہے۔  
چھوٹا بھائی: بھائی جان! یہ بھاں کی فحشائیں رپتی ہوئی ہے۔  
ابوکا شف: (جیر ان ہو کر) ادھڑا وہ۔

نیکم: آئیے... بھاں بھولے پر تشریف رکھیے... بھاں ایسے۔  
ابوکا شف: یہ کیا... یہ تو خود بخود بکھورے لینے لگ گیا، کمال ہے،  
کیا یہ جادو دکا ہے؟

بھنا: نہیں ابو... یہ جادو دکا نہیں ہے۔  
ابوکا شف: اور یہ... یہ درخت... اس قدر بچلوں سے لدے ہوئے  
کیوں ہیں... میں نے آج تک کسی درخت پر اس قدر بچل نہیں دیکھے۔  
بھاں تو تمام کے تمام درخت بچلوں سے لدے ہے پرے ہیں... اور...  
اور... یہ دیکھیں... ہر قسم کے بچل... امرود... اسکے... سیب...  
انگور، انار، انناس، خوبیانی، جامن... چیزیں اخربوزے... تربوں  
... یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

نیکم: (ہنس کر) پہلے یہ بتائیں... آپ کو جھولوں کے بکھورے ہر۔

دارگل رہے جس نہیں۔

ابوکا شف: کوئی ایسے ہے یہے... اتنا حمرا آرہا ہے، کہ بیان نہیں کر سکتا۔

نیکم: آپ لوگوں نے بتایا نہیں... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

نیکم: (ہنس کر) کیا کیسے ہو سکتا ہے۔

ابوکا شف: ایک وقت میں... میرا مطلب ہے، ایک موسم میں سب

کے سب پھل کیسے لگے ہوئے نظر آ رہے ہیں...  
نیکم: ابھی تاتے ہیں، پہلے ورنہ انھوں کو غسل کی دیواروں کو ایک نظر

دیکھ لیں... آئیے۔

{پلنے کی آواز... ہواؤں کی سریلی آوازیں}

ابوکا شف: (جیر ان ہو کر) یہ... یہ کیا... یہ تو اپنے لگاتا ہے جیسے یہ سونے

اور چاندی کی ہیں...

نیکم: لگاتا نہیں... یہ ہیں ہی سونے اور چاندی کی دیواریں... اور ان پر

موٹی جڑے ہوئے ہیں... کیا آپ کوئی پھل کھانا پسند کریں گے...  
ابوکا شف: ہاں اکیوں نہیں... میں خواہش محسوس کر رہا ہوں،

نیکم: آپ جو بچل کھانا چاہتے ہیں... اس کو اشارہ کروں... بچل

آپ کے پاس خود بخواہ جائے گا۔

ابوکا شف: کیا مطلب... یہ کیسے ممکن ہے...  
نیکم: آپ اشارہ تو کریں۔

ابوکا شف: اچھا تھیک ہے... میں سب کھانا پاہتا ہوں... ارے ارے

یہ کیا... میرے کہتے ہی سب کا درخت مجھ پر جھک آیا۔

بیکم: ہاں بس آپ سیب تو زلیں... اور کھا کر دیکھیں۔

ابوکا شف: یہ لیں تو زلیا.. کھاتا ہوں ابھی اس کو... ادے یہ کیا... ایک سیب میں مختلف مزے... اس قدر شیریں... اس قدر خوبیوں والا سیب... حرمت ہے... میں نے تو ایسا سیب پہلے کبھی نہیں کھایا، ات دیکھا۔

بیکم: ابھی آپ نے کیا دیکھا ہے... باخ کے بیچے دیکھیے...

ابوکا شف: یہ... یہ تو نہ ہے... مم... مگر یہ اس میں سفید سفید اور ذرود رکھیا ہے۔

بیکم: یہ دو دھن ہے... اور یہ شہد ہے... کیا آپ اب بھی نہیں سمجھے..

ابوکا شف: اوہ... اف!... آہ... جنت... تو کیا یہ جنت ہے

بیکم: (خوش ہو کر) چلے آپ سمجھے تو۔

ابوکا شف: تب پھر یہ خواتین ضرور جو ریس میں۔

ایک سور: آپ نے درست انداز لگایا۔

بیکم: لیکن بہت ویرے سے...

ابوکا شف: اور یہ... بیکم یہ پچ کون سے... میں تو مجھے اس محل کے اندر لایا جے۔

بیکم: حد ہو گئی بھائی جان.. آپ نے اب تک اسے سمجھانا۔

کمال ہے... غور سے دیکھیے... آپ کے ہاں ایک پچ سو اواتھا آپ نے اس کا نام کا شف رکھا تھا... وہ آپ کو سب سے پہلے پارا تھا۔ ابھی وہ

ایک سال کا ہوا تھا کہ وہ بیمار ہو گیا.. اور پھر فوت ہو گیا.. لیکن اس کے فوت ہونے پر آپ نے صبر سے کام لیا تھا... اب ہے... دنیا میں ہم تک مارے نبی حضرت محمد ﷺ کا یہ فرمان عالم کے ذریعے پہنچا تھا کہ جس کے تین بیچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ کی رضا کے لیے صبر کرے تو ایسا شخص جنت میں جائے گا، اگر کسی کے دو بیچے فوت ہوں تو ابھی وہ جنت میں جائے گا... اور آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہم تک پہنچا تھا کہ ایسے بیچے خود اپنے ماں باپ کو اپنی سے پکڑ کر جنت میں لے جائیں گے ... ابوکا شف: اوہ! اوہ... تو یہ سیرا وہ کا شف ہے... اور اس سے پہلے جو ایک بیچے فوت ہوا تھا... اس کا تو ہم نام بھی نہیں رکھتے پائے تھے... بھائی: وہ ادھر دیکھیے، وہ بھی موجود ہے، بھولے میں بیٹھا کتے سرور کے عالم میں جھوول رہا ہے۔

ابوکا شف: اوہ! اوہ...

بھائی: اور ہم سب میں ایک آپ ہی جنت میں جکپنے سے رہ گئے تھے.. ہم دنیا میں آپ سے کہا کرتے تھے تا... بھائی جان! آپ نماز نہیں پڑھتے، قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا... آپ روزہ نہیں رکھتے... قیامت کے دن پوچھ ہو گی... آپ کے پاس ہیسہ ہے... آپ جج کے لیے نہیں جاتے... پوچھ ہو گی.. آپ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں نکالتے.. پوچھ ہو گی...

ابوکا شف: (حرمت سے) ہاں! اس میں جنگ نہیں... تم لوگ مجھ سے یہ سب کہا کرتے تھے... اور ان باتوں پر خاص توجہ نہیں دیتا تھا..

بھائی: اور بھائی جان! آپ کو این دوست یاد ہے۔  
ابوکا شف: (جہان ہو کر) دوست... کون سا دوست؟  
بھائی: جی... وہ... الیاس نام تھا اس کا... وہ ہم سے کہا کر تھا۔  
کیا تم لوگ اس بات کو مانتے ہو کہ جب ہم مر جائیں اور منی ہو جائیں  
گے اور ہذیروں کا سخیر ہم کر رہ جائیں گے، تو دوبارہ زندہ ہو کر اپنے  
اپنے اعمال کا بدلت پائیں گے... ہم اس سے کہا کرتے... ہاں! ہم ان  
ہاتھ مانتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تمام باتیں ہم تک ہمارے نبی حضرت  
محمد ﷺ کے ذریعے پہنچی ہیں۔ لیکن الیاس بھی پڑتا تھا... ان ہاتھ کا  
مذاق اڑاتا تھا... اڑاتا تھا... اڑاتا تھا... اڑاتا تھا... اڑاتا تھا...

ابوکا شف: (چونکہ کر) اہہ ہاں... وہ مذاق اڑاتا تھا...

بھائی: آپ دیکھنا چاہتے ہیں... وہ اب کس سال میں ہے۔

ابوکا شف: ہاں! کیوں نہیں... میں ضرور اسے دیکھنا پسند کروں گا۔

بھائی: اچھا تو پھر آپ اس طرف جھانکئی... وہ دیکھیں... وہ  
رہا الیاس آپ کا دوست جو قیامت کے دن کا انکار کر رہا تھا... نظر آیا  
بھائی جان۔

ابوکا شف: اف... وہ... وہ تو آگ میں جل رہا ہے اور کس قدر گہرا ای  
میں ہے۔

بھائی: ہاں بھائی جان! یہ جنم کی گہرائی ہے...

ابوکا شف: (پاکار کر) الیاس اتم مجھے دیکھ رہے ہو... تم تو میرے سب  
گھر والوں کو بھی اپنے ساتھ بلا کت میں ڈالنے والے تھے... خدا کا

شکر ہے... یہ لوگ بھی بچے گئے اور میں... میں بھی سزا بھگت کر بہر حال  
اس طرف آگیا ہوں... دراصل میں قیامت پر یقین رکھتا تھا...  
میں نے حکم پڑھا تھا... لیکن دنیا کی ریگیوں نے میرے ایمان کو کمزور  
کر دیا تھا... میں نہ تماز کا پابند تھا... تر روزے کا... نہ زکوٰۃ کا... نہ میں  
نے بچ کیا... تماز بکھی کبھار پڑھ لیتا تھا... روزہ بکھی رکھا، بھی چھوڑ  
دیا... مجھے ایک مدت تک آگ میں جلا پڑا... اب آ کر مجھے بیجات ملی  
ہے... نہ جانے کب تک میں جلا بھٹک رہا ہوں... لیکن تم... تم تو  
مرے سے قیامت کے دن کا انکار کرتے تھے... آج تم نے دیکھا ہاں...  
پا آگ بھیشہ کی آگ ہے... اس میں بھیش جانا ہوگا... اب نہ ادھر  
موت ہے، نہ ادھر۔

الیاس: ہا کے افسوس! ہا کے افسوس۔

بھائی: آئیجے بھائی جان! آپ ذرا پچھا کھائیں۔

ابوکا شف: اوه ضرور... میں بھوک ھسوں کر رہا ہوں۔

بھائی: آج آپ پہلی بار جنت کا کھانا کھائیں گے... آپ کو معلوم  
ہے... جنت کا پہلا کھانا کیا ہے۔

ابوکا شف: نہیں... میں نہیں جانتا۔

نیکم: اس لیے کہ آپ ان ہاتھ کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے...

علاءو جمیعوں کے خطبات میں اور روسرے دینی پر وکراؤں میں سب  
با تک بتایا کرتے تھے... آئیے... باخ میں کھانا تیار ہے.. ساتھ میں نہ  
بہہ روئی ہے...

نہیں ہوش و حواس اڑانے والی نہیں... اس کے پینے سے تو آپ کے  
منہ سے ملک کی خوبیوں آئے گی... پھر آپ کو پندوں کا بھنا ہوا گوشت  
کھلا کیسیں گے،

ابوکا شف: وہ اس طرف کیا رکھا ہے۔

بیکم: ایک کتاب ہے... آپ نے دنیا میں ایسی کتابوں کا مطالعہ  
نہیں کیا تھا تا... شاید اس لیے اب آپ کے رب کی طرف سے آپ  
کے لیے یہاں رکھوا دی گئی ہے... پھر آپ کو کوئی سوال کرنے کی  
ضرورت نہیں رہ جائے گی۔

ابوکا شف: مم... میں... میں اس کو پڑھوں گا... ضرور پڑھوں گا...  
بلکہ پہلے میں اس کتاب کو پڑھوں گا... پھر کوئی دوسرا کام کروں گا...  
بیٹا: جب پھر آواز سے پڑھیں... تاکہ ہم بھی سن سکیں... اور  
ایک نیا لطف اٹھائیں گے...

ابوکا شف: ضرور... کیوں نہیں... نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت  
آفرت کا گھر ہے۔ ایمان اُنے کے بعد جو لوگ یہک عمل کریں گے، وہ  
جنت میں جائیں گے، جنت کے پھل خلل، صورت اور ناموں کے لحاظ  
سے دنیا کے چھپوں سے مطلے بلتے ہوں گے... لیکن دنیا کے چھپوں میں  
ان جیسا ذائقہ نہیں ہوگا۔ جنت کی حوریں دنیاوی گندگیوں سے پاک  
ہوں گی، نہ ان میں نقصہ ہوگا، نہ حسد... جنتیوں کی جنت میں اللہ کا  
دیدار ہوگا۔ جنت میں نہ سردی کی شدت ہوگی نہ گرمی کی بلکہ سدا بہار  
موسم ہوگا... یہک خاندان کے لوگ جنت میں اکھنے کر دیے جائیں

ابوکا شف: جیلیے... مارے بھوک کے بر احوال ہے... اودھ... بیوی... یہ  
کھانے میں بھلا کیا چیز تیار کی گئی ہے۔

بیکم: یہ چھپلی کے جگہ کا گوشت ہے... کھائیے۔

ابوکا شف: (پتھر رہ بھر کر) واہ... اس قدر لذیغ گوشت تو میں نے آج  
سے پہلے بھی نہیں کھایا ہوگا۔

بیٹا: ابھی کیا ہے ابو! ابھی تو آپ بیتل کا گوشت کھائیں گے...  
اور پھر آپ کو پینے کے لیے اس جستے کا پانی دیا جائے گا... آپ کو معلوم  
ہے اس جستے کا کہا نام ہے۔

ابوکا شف: نہیں... میں نہیں جانتا... میں تو ابھی ابھی آیا ہوں تا،  
بیٹا: لیکن ابو... ہمیں تو دنیا میں یہ پانچل گیا تھا... اس جستے کا  
ہام بیتل ہے۔

ابوکا شف: واہ... جزا گیا... بیتل کا گوشت اس قدر لذیغ ہے... اور  
واقعی اس جستے کا پانی... اس کا تو جواب نہیں  
بیٹا: یہاں ہر چیز لا جواب ہے... ابو... ہر چیز... اور ابھی تو  
آپ نے ریحق نہیں پی۔

ابوکا شف: ریحق کیا۔  
بیٹا: ایک شراب کا نام ہے  
ابوکا شف: (چونک کر) کیا کہا... شراب؟

بیٹا: یہی ہال شراب... جنت میں شراب پینے یہ کوئی پاہنڈی نہیں،  
لیکن یہاں کی شراب دنیا کی بدیوار شراب بھی نہیں... نشانے والی

گے۔ جنت میں کوئی محنت مشقت نہیں کرنا پڑے گی۔ جنت کے ہر دروازے سے فرشتے جنتیوں کے پاس آئیں گے اور کہیں کے تم پر سلامتی ہو، یہ جنت تمہارے صبر کا بدلہ ہے۔ یعنی وہ صبر جو تم نے دنیا میں کیا۔ صحیبِ آنحضرت کا گھر مبارک ہو۔

پیشہ: رک کیوں گے ابو... مزا آ رہا ہے۔

ایوکا شف: میں سچنے لگ گیا تھا.. میرے سامنے تو کوئی فرشتہ نہیں آیا۔ تجھے اللہ کا دیدار ہوا ہے... میں سچنے لگ گیا تھا.. میرے سامنے تو کوئی فرشتہ نہیں آیا۔

بھائی: آپ بہت دیر سے آئے ہیں نا... جہنم میں جانے والوں کو تو اللہ کا دیدار ہو گا ہی نہیں... باں جنہیں بعد میں نجات ملے گی، انہیں دیدار بھی کویا بعد میں ہو گا... ویسے آپ پر بیشان نہ ہوں... ایوکا شف: پر بیشان نام کی چیز کا تو یہاں شاید اگر رنگ نہیں ہے... اچھا!

میں آگے پڑتا ہوں... باں تو... باں تو فرشتے جنتیوں سے لہیں گے، صحیبِ آنحضرت کا گھر مبارک ہو، جنت میں میرے ہوں گے، اور وہ آمنے سامنے تختوں پر گاؤں نکلے گائے میٹھے ہوں گے... ان کے قریب

ہی شراب کی نہر بہہ رہی ہوگی.. یا پھر شراب کے چھٹے ہوں گے... جن میں سے وہ جام بلجہ بھر کر میں گے، وہ شراب سفید رنگ کی ہوگی، اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا، تھہ مغلل کو شراب کرے گی، ان کے پاس حیادار، خوب صورت ہوئی مونی آنکھوں والی خوریں ہوں گی..... وہ خوریں اللہ کی نرم ندازک ہوں گی جیسے اغذے کے بیچے بھی ہوئی جھلی۔ ہر جنتی آدمی کے لیے ایک بھی ہو گا.. اس کا نام عدن ہو گا۔

اس محل میں اپنے بانیات ہوں گے جن کے دروازے بیرون کھلے رکھے جائیں گے۔ جنتی لوگ ہتناجی چاہیے گا، کھائیں گے، جھینیں گے سب کھایا پیا فوراً ہضم ہو جائے گا، لیکن جنتی کھانے اور مشروبات پینے کے بعد انہیں پیشتاب پاخانے کی حاجت نہیں ہوگی... ہر جنتی کو ستر خوریں ملیں گی۔ یہ خوریں بہت بایحاء، شریملی، موئی مونی آنکھوں والی اور اپنے شوہروں سے کم تھیں ہوں گی... جنت کی تمام نعمتیں بھی دُلت ہوئے والی ہوں گی.. اور نہ سوت آئے گی.. پھر بھی نہیں کہ انہیں خوریں ملیں گی بلکہ دنیا میں جوان کی بھی یاں تھیں... وہ بھی انہیں ملیں گی... نیک شوہروں کو مل جائیں گی.. ان کے سونے کے تھاویں میں مختلف قسم کے کھانے اور پچل رکھے جائیں گے، مشروبات پیش کے جائیں گے۔ ان کو کھا کر اور بی کرا ایسی لذت محسوس کریں گے جو انہوں نے زندگی میں پہلے بھی محسوس نہ کی ہوگی۔ اس وقت ان سے کہا جائے گا... یہ جنت اور یہ نعمتیں تمہارے اعمال کے بدالے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہیں...

نیغم: رک کیوں گئے کا شف کے ابا... اگر چہ ہم سب اس وقت اللہ کی مہربانی سے جنت میں ہیں، آنکھوں سے سب دیکھ رہے ہیں، آپس میں مل چکے ہیں کھاپی چکے ہیں... ان کی لذت محسوس کر چکے ہیں... پھر بھی یہ کتاب سنبھلے میں اور ہی مزا آ رہا ہے۔ بن آپ پڑھتے جائیں۔

ایوکا شف: (ہکا کر) مم... میں... میں سچنے لگا گیا تھا... میں نے تو

میرے گناہوں کی سزا میں... اس سزا سے مجھے پاک صاف کیا گیا...  
 تب کہیں جا کر جنت میں داخل نصیب ہوا۔  
 یحیم: خدا کا شکر ادا کریں۔  
 ابوکاشف: یا اللہ تم اٹھر ہے۔  
 یحیم: اب آگے پڑھیں۔

ابوکاشف: یہ لوگوں کو یہ مان باپ کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیا جائے گا... ان کے اعمال کے فرق کی وجہ سے اگر ان کے درجات میں فرق ہو گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور کرم سے ان کے درجات کا فرق ختم کر دیں گے تاکہ وہ سب جنت میں ایک ساتھ ہوں، خوش رہیں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی آنکھیں بندھی کریں، اور ہاں بالکل یہی تو میرے ساتھ ہو گا... تم سب کے اعمال مجھ سے بہت زیادہ تھے... بلکہ میرے اعمال توند ہونے کے برابر تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے تم لوگوں کے ساتھ ملا دیا...  
 یحیم: بالکل یہی بات ہے۔

ابوکاشف: میں پڑھتے پڑھتے کچھ تھک گیا ہوں... کیا خیال ہے...  
 کچھ کھاپی دیا جائے۔

بھائی: ضرور کیوں نہیں، یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے... آپ جو پسند کریں... ابھی حاضر ہو جائے گا۔

ابوکاشف: میں تو اس وقت پرندوں کا بھنا ہوا گوشت کھانا پسند کروں گا۔

کوئی نیک اعمال نہیں کیے تماز میں نہیں پڑھیں، روزے نہیں رکھے، دوسری عبادات نہیں کہیں... میں تو اس دنیا میں نام کا مسلمان تھا... بھی بھی کفر پڑھ لیا کرتا تھا... یا پھر میں نے اپنے چھوٹے بچوں کے فوت ہونے پر صبر کیا تھا... دوسروں سے یہ کہا تھا... اللہ کی بھی مریضی...  
 بھائی: اللہ کے ہاں ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی... معنوی سے معنوی عمل کا بھی بہت وزن ہے... آپ سوچ بھی نہیں سکتے... ہم تو جب سے یہاں آئے ہیں... میں ایک ہی حضرت محسوس کرتے رہے ہیں۔

ابوکاشف: صرفت... کیسی حضرت؟  
 بھائی: یہ کہ کاش ہم دنیا میں وہ لمحات بھی صائع نہ کرتے اور وہ لمحات بھی صائع نہ کرتے.. اللہ کی یاد سے خالی کوئی لمحہ نہیں نہ گزرتا۔  
 ابوکاشف: (پوچھ کر) اوه ہاں... یہ حضرت تو میں بھی محسوس کر رہا ہوں

یحیم: خیر... آپ کتاب پڑھیے...  
 ابوکاشف: ہاں ضرور... کیوں نہیں... جنت میں کوئی رنج نہیں ہوگا، کوئی پریشانی نہیں ہوگی... وہاں صرف خوشی ہوگی، امن ہوگا، سلامتی ہوگی... جنتیوں کا لباس رسیم کا ہوگا، اطلس اور حریر کا ہوگا... جنت میں داخل ہونا ہی اصل کا میانی ہے... یہ کامیابی اللہ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو تمام گناہوں سے پاک صاف کر کے جنت میں داخل فرمائیں گے... اوه ہاں واقعی... مجھے پہلے

میں جنتیوں کی بیویوں کو اللہ تعالیٰ نے سرے سے بیدا فرمائیں گے... اس بیدا فرمانے کے بعد کوئی انسان پا جن انہیں با تھا نہیں لگا پائے گا... یعنی ان کے شوہری انہیں ہاتھ لگا سکیں گے... اور یہ بدلہ ہو گا ان لوگوں کا... وجود نیا میں اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ذرتے رہے۔ اور اس کا مطلب ہے... یقین... آپ کو اللہ تعالیٰ نے پھرست بیدا کیا ہے... اور آپ بالکل تی ہیں... واد... بہت ہرے کی بات ہے۔

بیٹا: (خس کر) آگے پڑیے...

ابوکا شف: ضرور کوئی نہیں... ارے یہ کیا... کاشف تم نے میرے کھانے سے بہتی چیزیں لی... تحال میں تو بہت کھانا تھا۔ کھنچتی کھڑے کھڑے پا پیٹھے میٹھے بلکہ لیٹے لیٹے بھی جب چاہیں، ان کو تو زیکریں گے... ہاں واقعی یہ بات بھی بالکل درست ہے اور آگے لکھا ہے، جنت کے تھیے میں ایسی شراب ہو گی جس میں سونھوں کی آمیزش ہو گئی، جو جنتی لوگوں کو پیائی جائے کی، ہر جنتی کا باغ اس قدر سعی ہو گا کہ وہ اسے ایک سلطنت بنتا ہر دا گھوں ہو گا.. اور جنتیوں کو پا ندی کے لئکن یہاں نے جائیں گے... ہا میں یہ کیا... لکن تو ابھی تک میرے باتھوں میں نہیں پہنچے گے۔

خادمِ رُحْمَةَ کے یہ رہے آپ کے لئکن.. آپ کے گھروں لوں کو پہلے ہی پہنچنے جا پکے ہیں۔

ابوکا شف: اودا وادا... اودا۔

یقین: جیسے اب تو آپ کو لکن بھی مل گے... کیا میں آپ کو اب

بیٹا: وہ بکھرے الو... ابوا کا شف: اودا! یہ کیا... حسین اور جمیل لا کے تحال اخھاتے چلے آرہے ہیں۔

بیٹا: ہاں ابوای جنت کے خادم ہیں... کس قدر صفتِ رحمت ہیں ان کے... لیجیے وہ بیٹھ کے... تحال حاضر ہیں... ان میں آپ کامن پرند گوشت موجود ہے بھی واد... کس قدر نشا ط اگلیز خوشبو ہے اس کھانے کی... لیجیے۔

ابوکا شف: ضرور کوئی نہیں... ارے یہ کیا... کاشف تم نے میرے باتھے سے بہتی چیزیں لی... تحال میں تو بہت کھانا تھا۔

کاشف: یہاں کس چیز کی کی ہے.. لیکن چیز کر کھانے کا اتنا مراہب، آپ اسی جان سے چیزیں لیں ٹا۔

ابوکا شف: اودہاں... وادی... { کھانے کی آوازیں... خوشی بھرا سا شور پکھل جاتے تک گویندا ہے }

بیٹا: اب جب کہ ہم کھانے سے فارغ ہو گے... اور شراب بھی می پکھے... تو آپ ذرا آگے پڑیے۔

ابوکا شف: جنتی لوگ کھاتے پیتے وقت چیننا چینی کریں گے، ارے یہ تو ہم ابھی ابھی کر پکے... اچھا خیر... آگے پڑھتا ہوں... اللہ کے خاص بندوں کے لیے دو دو باغ ہوں گے ان میں سے جو نعمتیں ہو گی... وہ عام جنتیوں کے باغوں سے افضل ہوں گی... ہر باغ میں ایک پنشے پھوگا... ان باغوں میں ہر طرح کے لذتیں پھل ہوں گے... جنت

آپ کی ہم عمر نظر آ رہی ہوں۔  
ابوکا شف: ہاں بالکل۔

یکم: لیکن اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کو آپ سے ہم عمر بھی نظر  
آ سکتی ہوں۔

ابوکا شف: یہ... یہ کیے ممکن ہے بھلا۔

یکم: آپ بس اس خواہش کا اتمہار کر دیں...  
ابوکا شف: تھیک ہے، میری خواہش ہے.. ایسا ہو جائے، ارے یہ کیا..

سرے کہتے ہی آپ پہلے سے بہت کم مر نظر آئے گیں۔

یکم: ہی ہاں اب ہاں ہر کام پیک بچکتے میں ہو جاتا ہے... ادھر آپ  
کوئی خواہش کریں گے، ادھر وہ پوری ہو جائے گی۔

ابوکا شف: میں... میں اپنے دوست کو ایک بار پھر دیکھنا چاہتا ہوں۔

یکم: یہی دیکھیں...  
ابوکا شف: اوہ.. اف.. الیاس تو اسی طرح آگ میں بیل رہا ہے..

چٹی چڑا رہا ہے...

یکم: آپ کا دوست قیامت کے دن کا اکار کرتا تھا نا... وہ کہا کرتا  
تھا... یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم پھر زندہ ہوں گے... مر کر بھی کوئی زندہ  
ہوا ہے بھلا... یہ سب بے پر کی باتیں ہیں... دیکھ لیں... اب کیا یہ  
سب باتیں بے پر کی ثابت ہوئی ہیں۔

ابوکا شف: نہیں... ہرگز نہیں... بس... اب میں اسے اور جستے ہوئے  
نہیں دیکھ سکتا... یہ نظارہ میری زکا ہوں سے اس جملے ہو جائے۔

بیٹا: (خس کر) مجھے ہو گیا اس جملے... آگے پڑھیں۔  
ابوکا شف: جنت کی نعمتوں دلوں کو اور آنکھوں کو تھنڈک پہنچا سیں گی...  
اس دنیا میں ان نعمتوں کا قصور کرنا بھی ناممکن ہے... اور جنت میں کم  
کم ملک بھی دنیا اور دنیا میں موجود تمام نعمتوں سے زیادہ افضل ہے...  
جنت کی کوئی نعمت ناخن برابر بھی اگر اس دنیا میں ظاہر ہو جائے تو اس  
سے زمین اور آسمان روشن ہو جائیں... جنت کی ان نعمتوں کوہ لیکر  
ہمیشوریں کا کیا حال ہو گا... اس کا اندازہ بھی نہیں لکھا جا سکتا... جنت کی  
خوبیوں چالیس سال کے فاصلے سے بھی عسوس کی جائے گی... اسے ہاں  
وقتی... جب میں جہنم سے کلک کر جنت کی طرف روانہ ہوا تھا... تو  
میں نے اس وقت جنت کی خوبیوں کی تھی... اچھا تھا... آکے لکھا  
ہے جن لوگوں نے دنیا میں دکھوں بھری زندگی پس کی ہو گی، لیکن  
انہیوں نے ان مصیبتوں پر صبر کیا ہو گا، وہ جنت میں داخل ہونے کے  
وار ابھی اس کی ایک بھلک دیکھ کر وہ تمام رنج اور غم بھول جائیں گے...  
کلائف سے نجات دینے کے لیے جنت میں داخلے سے پہلے اپنیں ایک  
نہر میں غوطہ دیا جائے گا... غوطہ دینے کے بعد ان سے پوچھا جائے گا،  
اے ابن آدم! بھی دنیا میں تو نے کوئی رنج یا غم اور تکلیف دیکھی۔ وہ  
کہے گا، اے میرے رب حیری خشم، کسی رنج اور مصیبت سے بھی واسطہ  
نہیں ہے... اور جو لوگ اپنے گناہوں کی سزا پا کر جنت میں بیسے جائیں  
گے، انہیں جنت کا سب سے چھوٹا سا لکڑا ملے گا، لیکن وہ چھوٹا سا لکڑا بھی  
اس پوری دنیا سے کہیں زیادہ بڑا ہو گا... جنت کے سورجات ہیں

اس کا جسم بالکل کوئلہ بن چکا ہے... شاید یہ وہ آدمی ہے... جسے سب سے آخر میں جہنم سے بچاتا ہی ہے... اب اس کو نہر میں غوط دیا جائے گا... تاکہ جہنم کی یہ سیاہی دروازہ بچائے، پھر اسے جنت میں داخل کیا جائے گا... آپ جانتے ہیں بھائی جان... یہ جنت کے دروازے کے زرد یک بھنگ کر کیا خیال کرے گا... یہ خیال کرے گا... جنت تو اب تک بھر بھی چکی ہے... اب اس میں میرے لیے جگد کہاں پہنچی ہے... لیکن اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، اے میرے بندے... چھے وہ وقت یاد ہے، جب تو جہنم میں تھا، یہ کہے گا، باں بیا ہے... پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے بیان کرو... تمہیں کتنی جگد جنت میں چاہیے... یہ اپنی خواہش ظاہر کرے گا، اس پر اللہ بارک و تعالیٰ فرمائیں گے، تیری خواہش کے مطابق جنت میں جگد چھے عطا کی اور دن دنیا وہ کے برادر حمید بھی عطا کی... یہ سن کر وہ شخص کہے گا، اے اللہ تو باو شاه ہو کر مجھ سے مذاق کرتا ہے... جنت میں تو عمومی ہی جگد بھی نہیں ہے، اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، میں مذاق نہیں کرتا، میں جو کام کرتا چاہتا ہوں، کر گز رتا ہوں... اس طرح جب یہ شخص جنت میں داخل ہو گا تو اسے دن دنیا وہ کے برادر جنت میں جگد ٹلے گی۔ آخری انسان کے جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی جنت میں جگد خالی رہ جائے گی... اس جگد کو پہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ ایک اور حقوق کو پیدا فرمائیں گے... اس حقوق سے جنت کی باقی جگد ٹلے ہوگی، اور تمام ہمی نواع انسان سے پہلے جنت کا دروازہ رسول اکرم ﷺ کے لیے کھولا

پروردجے کے درمیان زمین اور آسمان جتنا فاصلہ ہے، اور جنت کے ایک درفت کا سایہ اتنا لمبا ہو گا کہ اس کے سایے میں پانچ سو سال تک پہنچ رہیں تو بھی وہ سایہ ختم نہ ہو گا، جنت کے آخری دروازے میں، ہر دروازے کی چوڑائی متنے اور بھری کے درمیانی فاصلے بھی ہے... پچھا خوش نصیب جنت میں حساب کتاب کے بغیر بھی داخل ہوں گے... یہ لوگ جس دروازے سے داخل ہوں گے، اس کا تام باب الامم ہے... وہ ایک درمرے کا ہاتھ پکارے ہوں گے اس طرح وہ سب ایک ساتھ داخل ہوں گے... یا اپنے لوگ ہوں گے جو جادو نے سے بھیں کا، عطا حتم کے تعمیر گزوں سے بھیں کے، پنجھ ایسے خوش قسم ہوں گے جو جنت کے آخری دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہیں گے، داخل ہو سکیں گے... ان میں پانچ وقت کی نماز ادا کرنے والے لوگ شامل ہوں گے، رمضان کے روزے رکھنے والے ہوں گے پاک دامن سورتیں، اپنے شوہروں کی خدمت گزار دعورتیں بھی جس دروازے سے چاہیں گے، داخل ہوں گی...  
بینا: رک کیوں گئے ابو... سنئے میں کس قد راطف آ رہا ہے۔

ابو کاشف: میں حسکن سی محسوس کر رہا ہوں... وہ ادھر ادھر کا نظرارہ کر لیا چاہے... میں دیکھنا چاہتا ہوں، دوزخ میں اس وقت کیا خالی معاملہ درجیں ہے...  
بھائی: یہ کیا حشكل ہے بھائی جان... مجھے کی طرف دیکھ لیں... سارے منظر نظر آ جائے گا... وہ دیکھیے... ایک شخص کو جہنم سے نکالا گیا ہے۔

جاتے گا... دروازہ کھلنے پر جنت کا فرشتہ ان سے کہیں گا، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نکھلوں... اور سب سے زیادہ امتحنی بھی آپ کے جنت میں داخل ہوں گے... جنت کے ایک دروازے کا نام ربیان ہے، اس سے صرف روزہ دار اندر داخل ہوں گے... ایک دروازے کا نام یا بِ الصلوٰۃ ہے، اس سے صرف نمازی داخل ہوں گے، نمازی لوگ پابِ الصلوٰۃ سے داخل ہوں گے... اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخص ہوں گے جنہیں جنت کے آٹھوں دروازوں سے پکاریں گے۔ اچھی طرح پسونکرنے کے بعد کل شہادت ہے ہئے والے جس دروازے سے ہائیں گے، اندر داخل ہو سکتے گے...

پہلا: اور یہ سب ہم آنکھوں سے دیکھو رہے ہیں... آپ بھی دیکھ رہے ہیں... ہم دنیا میں آپ سے کہا کرتے تھے تا... آپ جنت دوزخ، قیامت، غیرہ کا حال کتابوں میں پڑھ لیں... تاکہ جان لیں، ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے، ہمیں کیا ملتے والا ہے... اعمال کا بدلہ سکس کس صورت میں ملتا ہا... لیکن آپ پر الیاس اکل کی باتوں کا رنگ چڑھ گیا تھا، آپ توجہ کم ہی دیتے تھے... وہ بُنس کر کہتا تھا... کوئی قیامت دیامت نہیں آئے گی.. سب مرکر منی میں مل جائیں گے... اور پھر نہیں اٹھیں گے... ہم آپ کو اس خطرناک ترین غلط عقیدے سے چالنے کے لیے یہ جاہے تھے آپ جنت کا بیان پڑھ لیں... درزخ کا بیان پڑھ لیں، قیامت کا بیان پڑھ لیں... آج آپ

تے دیکھ لیا ابو... آپ خدا کا حکمراً کریں... درزخ سے انکل تو آئے جیں... آپ کے دوست کو تواب لکھنا نصیب ہی نہیں ہوگا اف... اف۔

ابوکاشف: ہاں میرے بچے! میں نے سب دیکھ لیا... جان لیا... اب سنو... آگے جنت کے درجات کا بیان ہو رہا ہے... جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ بلکہ اعلیٰ ترین درجہ دیکھ رہا ہے... یہ درجہ نبی اکرم ﷺ کو ملے گا۔ جنت کا اوپر والا درجہ فردوس ہے، اس میں چار نہریں بہہ رہی ہیں۔ ان تہروں کے نام سکان، جہان، فرات اور نیل ہیں، فردوس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے، اللہ اجنب ہی اللہ تعالیٰ سے جنت ساتھ تو جنت الفردوس ساتھو... نچلے درجے کے بختمی جب اوپر والے درجے کے مخلات کو دیکھیں گے تو یون محسوس کریں گے جیسے درکوئی پہلکتا ستارہ نظر آ رہا ہے، اور دنیا میں جن لوگوں نے صرف اللہ کے لیے محبت کی ہو گی... ان کے اگر مشرق یا جنوب سے طلوع ہونے والے پہک دار ستاروں کی مانند نظر آئیں گے... جن لوگوں نے ایمان لانے میں پہل کی ہو گی، ان کے لیے سونے کے دو باغ ہوں گے اور تمام پہک لوگوں کے لیے چاندی کے دو باغ ہوں گے... جنت کے محل بالکل صاف ہوں گے، ان میں کسی قسم کی گندگی یا آسودگی نہیں ہو گی... ان کے بیچے نہریں بہتی ہوں گی... بختی ان باغوں میں بیٹھ رہیں گے... مخلات میں تمام برتن سونے چاندی کے ہوں گے... ان میں عمود جلتی ہو گی جس کی خوشبو سے مخلات معطر رہیں گے، جنتیوں کے پیٹے سے خوشبو آئے گی...

جتنے سونے کے ہوں گے۔ کبھر کے درخت ایسے بھی ہوں گے جن کے  
تھے بزرگ زمرہ کے لیے ہوں گے... ان کی نہیں میں کی جزیں سونے کی  
ہوں گی۔ جس نے یہ مکات کیے، بخان اللہ، الحمد للہ، لا الا اللہ اور  
اللہ اکبر، اس کے ہر قلے کے بدالے جنت میں ایک درخت لگ چاٹے  
گا۔ جنت کے ایک درخت کا نام طوبی ہے۔ اس کے خوشیوں سے الی  
جنت کے کپڑے کیا رہوں گے۔

جنت کی ایک نہر کا نام کوثر ہے، کوثر اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو عطا  
فرمائی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میخاہ ہو  
گا، ایک نہر کا نام نہر حیات ہے، اس کا پانی جہنم سے نکالے جانے  
والوں پر ڈالا جائے گا، یعنیکہ جب وہ جہنم سے نکالے جائیں کے تو ان  
کے جسم کو لکھ بنا چکے ہوں۔ نہر حیات کے پانی سے ان کے جسم دوبار  
تر و تازہ ہو جائیں گے... نہروں کے علاوہ جنت میں چند بھی ہیں...  
ایک چشمے کا نام نکل ہے۔ اس میں سونہ کی آمیزش والی شراب ہے،  
ایک چشمے کا نام کافر ہے۔ اس کی شراب میں کافر کی آمیزش ہو گئی...  
ایک چشمے کا نام شیم ہے۔ اس کا خاص پانی اللہ کے مقرب لوگوں کو ہی  
پینے کے لیے دیا جائے گا۔ ان میں بعض چشمے فواروں کی طرح اہل  
رہ ہے ہوں گے جو شہوں کے علاوہ آبشاریں بھی ہوں گی ان جو شہوں اور  
آبشاروں سے آنکھوں اور دلوں کو تسلیم ہو گئی... ان خاص چشموں  
کے علاوہ جو بجا مختلف چشمے بھی ہوں گے...

بھائی: ایک جنت بھائی جان! جب آپ جنت میں داخل ہے تو لگے

جنتیوں کے دلوں میں کسی کے خلاف نہ حسد ہو گا۔ بعض ہو گا۔ جتنی لوگ  
جنت میں بھی پرسانس کے ساتھ اللہ کی تسبیح بیان کریں گے... محلات  
سونے اور چاندنی کی اتیبوں سے بنے ہوں گے... جنت کے سرگ  
اینے موت اور یاقوت کے ہوں گے اور مٹی زعفران کی ہو گی، جنت  
میں نہ موت آئے کیونہ بڑھا پا... وہ جوان رہیں گے... بعض بانیات  
سونے کے اور بعض چاندنی کے ہوں گے... ان میں ہرے ہرے  
خوبصورت لندہ ہوں جو سقید موتیوں سے تیار کیے گئے ہیں۔ ہر جنتی کے  
 محل میں خوب صورت نہیں ہوں گے... ان میں ان کی حوصلی ہوں  
گی، بڑی بڑی آنکھوں والی خوریں... ہر شیخ سانچہ میل پوزے خوب  
صورت موتی کو تراش کر بنا لیا گیا ہو گا۔ جنت میں بازار بھی ہو گا۔ یہ  
بازار جنت کے دون لگا کرے گا... جتنی بیسے اس بازار میں جائیں گے تو  
ان کی خوبصورتی میں اضافہ ہو گا... وہ دہان سے واچیں لوگیں گے تو ان  
کی بیچیوں کا حسن و جمال بھی پہلے سے زیادہ ہو چکا ہو گا... جنت کے  
درخت کا نتوں کے بغیر ہوں گے، ان میں ہر طرح کے پھل دار درخت  
ہوں گے کبھر، اثار اور انکور کے درخت کثیر سے ہوں گے... یہ تمام  
پھل اللہ نے ذرے والوں کے لیے ہوں گے... یہ درخت ہمیشہ سر برز  
و شاداب رہیں گے یعنی ان پر کبھی خراب نہیں آئے گی۔ بہت زیادہ  
سر برز و شاداب ہونے کے وجہ سے ان کی نگفت بیز سیاہی مائل ہو گی...  
ان کے ساتھ بہت طویل ہوں گے... اس قدر طویل کہ گھوڑا سوار  
سو لگہ برس نکل چکار ہے، تو بھی ان کا سایہ نہیں ہو گا... درختوں کے

مخاطلے میں دیانت داری کو اپناتا، ایک اللہ پر ہی بھروسہ کرتا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ہی سب سے زیادہ محبت کرتا... صبر اور حنف رہی زندگی بسر کرتا... کاش... اے کاش۔

{روزے کی آواز}

بھائی: یہیں بھائی! پھر بھی آپ خدا کا شکر ادا کریں... آپ نے کلمہ پڑھ لیا تھا... ورنہ آپ بھی بھی جہنم سے نہ نکل پاتے... جیسا کہ آپ کے وہ سوت الیاس کا انجام ہوا۔  
ایک شفیعی اس نے کلمہ پڑھا تھا۔

بھائی: اس کا کلمہ پڑھنا اس کے اس لیے کام نہ آیا کہ وہ قیامت کے دن کا انکار کرتا تھا... یہ بھی ایک طرف سے ٹھکانہ کا انکار ہے... کفر انقیار کر رہا ہے، کافر کو جہنم سے نجات نہیں ملے گی...

کاشف: اچھا اب ذرا حوض کوڑ کے بارے میں پڑھ لوں... ہاں تو جنت سے باہر ایک حوض ہے... اس کا نام حوض کوڑ ہے، یوں جنت کے اندر کوڑ نام کی ایک نہر بھی ہے... اس کے دونوں کناروں پر نو تیوں کے گنبد ہیں۔ یہ گنبد نو تیوں کو اندر سے تراش کرنا ہے گے جس اس کی خوبصورتی ملک کی ہے۔ یہ نہر کوڑ بھی رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔ اس کا پانی مولیٰ اور یا قوت کے سلک رزونے پر بہتا ہے... پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے... نہر کے کنارے ہونے کے میں... یہ تو نہر کوڑ کا حال ہے جو جنت کے اندر ہے، حوض کوڑ جنت سے باہر ہے۔ اس کی پوزیشن مدینے سے ممان

تھے... تو کیا آپ کے راستے میں حوض کوڑ آیا تھا...  
ابو کاشف: نہ... نہیں...

بھائی: افسوس: بعد میں آئے کا یہ کتابوں انسان ہوا!... آپ ﷺ نے ہم سب کو خود اپنے ہاتھوں سے کوڑ کے جام پلاے تھے.. اس کا مطلب یہ ہوا... دنیا میں جو لوگ ایمان پر ڈالنے رہے... اور تقویٰ اختیار کیا... اُنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم سے بالکل نجات عطا فرمائی، ایسے امتحان کو کوڑ پلا پا گیا... جن لوگوں نے اللہ کے احکامات کی پرواہ کی... نافرمانی کی رہا اختیار کی... اُنہیں سزا کے طور پر ایک دست کے لیے جہنم کا حراپ چھایا گیا... جب اُنہیں آخر کار دوزخ سے نکلا گیا، اس وقت تک اُن دینماں اور تقویٰ والے کوڑ کے جام لی کر اپنی اپنی جنت میں داخل ہو پچھلے تھے... لہذا حوض کوڑ سے بہد واسطے لوگ یہ راہ نہ ہو سکے... کیا یہ حسرت اور افسوس کا مقام نہیں ہے...

ابو کاشف: میں بیان نہیں کر سکتا... کس قدر حسرت محسوس کردہ ہوں اور آگے اس کتاب میں بیان بھی حوض کوڑ کا ہے... یہ پڑھتے ہوئے بھی اور بھی حسرت محسوس ہوگی... کاش میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کیا ہوتا... صرف کلمہ پڑھ لینے کوئی کافی خیال نہ کیا ہوتا، کاش میں وقت پر تمام نمازیں ادا کرتا، رکوۃ ادا کرتا، رمضان کے روزے رکھتا، حج کرتا، اللہ کے ذکر سے میری زبان ترقیتی... آپس کے معاملات میں بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق عمل کرتا، والدین سے نیک سلوک کرتا، قبیلوں، مسکنیوں سے اچھا سلوک کرتا، ہر

نک کے قابل سمجھی ہے۔ اس کا پانی دو دھن سے زیادہ اور شہد سے زیادہ میخا ہے۔ اس حوض میں جنت کے دہ پر نالوں سے پانی آئے گا، ان میں سے ایک پر نالہ سونے کا، دوسرا چاندی کا ہو گا۔ حوض پر رکھے گئے جام سونے اور چاندی کے ہیں، ان کی تعداد آسمان کے ستاروں سمجھنی ہے۔ قیامت کے دن آپ ﷺ کا سبھر جوض کو شرپر لحاجا گے کا آپ ﷺ اس مہرب پر بینکر اپنی امت کو اس حوض کا پانی پائیں گے۔ جو اتنی ایک بار اس حوض سے پانی پی لے گا، پھر اسے بھی پیاس نہیں لگے گی۔

حوض کو شرپر سب سے پہلے جو لوگ آئیں گے، وہ غریب مہاجر ہوں گے۔ یعنی انہوں نے آپ ﷺ کے دہ میں مدینے کی طرف بھرت کی ہو گی۔ دسرے نیوں کو بھی حوض دیے جائیں گے، رسول اکرم ﷺ کے حوض پر آنے والوں کی تعداد باقی تمام اجنبیا کے مقابلے میں زیادہ ہو گی، لیکن بدعتی لوگ اس حوض سے یہ اب نہیں ہوں گے۔ یعنی جو لوگ دین میں اپنی طرف سے نئی نئی باتیں مختری کے اور اس کو دین خیال کریں گے، کوئی سے محروم رہیں گے۔ جب حوض کوئی طرف آئیں گے تو فرشتے ان کو گرزبار مار کر آپ ﷺ اعلیٰ دیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا دوڑ ہو.. دوڑ ہو.. آپ ﷺ جب انہیں دیکھیں گے تو فرشتوں سے فرمائیں گے، یہ تو یہری امتحنی ہیں۔ انہیں آنے سے کیوں رہ کرہے ہیں تو فرشتے عرض کریں گے، اے اللہ کے رسول! آپ نہیں چانتے، آپ کے بعد ان لوگوں نے کہی کہی بدعنای شروع کرویں ٹھیک.. یہ کرن کر آپ ﷺ فرمائیں گے.. دوڑ ہو جاؤ.. دوڑ ہو جاؤ۔

آپ ﷺ اس وقت اپنی امت کو وضو کے سبب چکتی پیشانی اور پا تجو پاؤں سے پیچا نہیں گئے۔ یہ حضور صیلت آپ ﷺ کی امت کے علاوہ اُنی اور امت کو حاصل نہیں ہو گی۔ ارے ہاں.. ہم دنیا میں سنائے کرتے کہ جو لوگ اللہ کے راستے میں لا راستے ہوئے شہید ہوں گے.. اُنہیں اللہ تعالیٰ بہت بڑے انعامات سے نوازیں گے۔ میں کسی شہید کو دیکھنا چاہتا ہوں

بھائی: اس کے لیے آپ اور دیکھیں... آپ کو شہید دکھائی دیں گے۔ پہلے تو ان کے بنت میں گھر دیکھیں... وہ دیکھیے... ان کے گھر دکھائی دے رہے ہیں۔

ابو کاشف: اوہ! یہ.. یہ تو بالکل ستاروں کی مانند دکھائی دے رہے ہیں۔

بھائی: حتیٰ ہاں! بالکل... اب شہیدوں کو دیکھیے۔

ابو کاشف: اوہ! ان کے سرحد پر کس قدر عظیم الشان تانج ہیں... تانج میں لکا ہوایا قوت کس قدر زبردست ہے... اور ان کے دامیں پائیں بڑی بڑی آنکھوں والی ہوریں بھی تو دکھائی دے رہی ہیں۔

بھائی: نئی ہاں بھائی جان... ہر ایک کے حصے میں بہتر 72 ہو ریں آئی ہیں... اس کے علاوہ تمام شہید ہونے والوں کی تھماریت اللہ تعالیٰ نے مانی ہیں اور... ان کی ہاپر ہر شہید کے ستر رشتے والوں کو تجھات عطا فرمائی ہے۔

ابو کاشف: کس قدر بڑے انعامات سے نوازے گئے ہیں شہید لوگوں... بیٹا: وہ دیکھیے، جنت کے خادم چلے آ رہے ہیں...

کہ ان کے اندر سے خودت کا جسم نظر آئے گا... جو حورتی جنت میں داخل ہوں گی... ان کی پسند کے مطابق اپنے دنیا وی شوہروں کی بیویاں نہیں گی... اگر ان کے شوہر بھتی نہ ہوئے تو پھر اللہ تعالیٰ انہیں کسی دوسرے بھتی سے بیاہ دیں گے... دنیا میں اگر خورت کے دوستن خاوندر ہے ہوں گے... تو ان میں سے کسی کی بیوی بناوی چائے کی لمحتی ہے وہ پسند کرے گی... جنت میں کوئی بھی غیر شادی شدہ نہیں ہوگا۔

جنتیوں کو جو حوریں ملیں گی، وہ ان کی دنیا وی بیویوں کے علاوہ ہوں گی، ان میں بعض حوریں یاقوت اور مرجان کی طرح سرخ رنگ کی ہوں گی... بے مثال حسن و جمال کے ساتھ ساتھ باکیزگی اور حیا میں بھی بے مثال ہوں گی... انہیں پہلے نہ کسی انسان نہ کسی جن نے با تھے لکایا ہوگا، وہ شرمنیل آنکھوں والی ہوں گی... وہ اپنے شوہروں کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف آنکھ کر دیکھیں گی بھی نہیں... وہ حدود پرے زم و نازک، موتویوں کی طرح سفید اور شفاف رنگ والی ہوں گی۔ ان کے حسن میں کوئی کمی نہیں ہوگی... یہی دنیا میں کوئی تکوئی کی ضرور بھوتی ہے... حوروں کے ساتھ بھتی مردوں کا باقاعدہ تکاح ہوگا، حوریں خوب صورت موتویوں کے بھیوں میں رہیں گی، وہ اپنے بھتی مردوں سے ان میں ملاقات کریں گی... دنیا میں جب کوئی خورت اپنے نیک خاوند کو ستائی ہے تو حوروں میں سے اس نیک شوہر کی خور بھتی ہے، اللہ تھجے ہلاک کرے، اسے تکلیف نہ دے، یہ چند روز کے لیے تھرے پاس ہے۔ بہت جلد تھجے جھوڑ کر جہاد سے پاس آئے والا ہے..

ابوکاشف: اواہ! یہ تو بالکل لا کے ہیں... حدود بچے خوب صورت۔  
بجاہی: یہ بیشہ اسی عمر کے رہیں گے... بھی زیادہ عمر کے نظر نہیں آئیں گے... دراصل یہ مشرکوں کے وہ بچے ہیں جو بالغ ہونے سے پہلے قوت کے تھے۔

ابوکاشف: اب جنت کی خورتوں کے پارے میں لکھا ہے... بھتی خورتیں ہر جسم کی گندگی سے پاک ہوں گی۔ کنوراہی حالت میں جنت میں داخل ہوں گی... اور یہ کنواری حالت پر ہی رہیں گی... اپنے شوہروں کی بھم مر ہوں گی... ان سے خوب بیار کرنے والے ہوں گی، یعنی اللہ تعالیٰ انہیں نے مرے سے پیدا افرما میں گے... وہ حسن و جمال اور سیرت کے اعتبار سے بے مثال ہوں گی... ان یہ یوں کو پاک ر بھتی خوش ہو جائیں گے... دنیا میں نیک اعمال کرنے کی بنیاد پر یہ خوروں سے افضل ہوں گی۔ ان کے حسن و جمال کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر جنت کی کوئی خاتون ایک مرتبہ دنیا میں جھامک لے تو مشرق سے لے کر مغرب تک ساری جگہ روشن ہو جائے... اور خوبیوں سے بھر جائے... اس کے سر کا دو پسہ دنیا اور جو پکھ دنیا میں ہے، اس سب سے بہتر ہے... ہر بھتی کا تکاح و خورتوں سے ہوگا... بھتی مردوں اور خورتوں کے پیورے چاند کی طرح چک رہے ہوں گے... بعض کے پیورے جو دھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے... ہر خورت ستر جوڑے پہنچے ہوگی... ان ستر جوڑوں میں سے بھی ان کی پہنچل کا گودا نظر آئے گا لمحتی وہ جوڑے اس قدر عمدہ اور نیک ہوں گے

سرہانے جنت کا بیان کتاب جوں کی توں رکھی ہے... آپ نے اس کا  
مطابعہ شروع نہیں کیا...  
ابوکاشف: مم... میں... میں نے کیا ہے... کرچکا ہوں... ہننو...  
مجھے جاتا ہے۔

بینا: (حیر ان ہو کر) آپ کو جاتا ہے... کہاں جاتا ہے؟  
ابوکاشف: اپنے درست کے پاس... الیاس سے ملتے...

بینا: پھر وہی... الیاس اکل... سارا اگر آپ کو سمجھا سمجھا  
تھک چکا، آپ ان سے نہ ملا کریں گے... ان کے خیالات درست  
نہیں ہیں... وہ سراطِ مستقیم سے سکھے ہوئے ہیں... اور تو اور وہ تو  
قیامت پر بھی یقین نہیں رکھتے۔

ابوکاشف: ہاں ابھی جاتا ہوگا... میں تم سے آگر بات کروں گا... تم  
فکر کرو... وہ مجھے کوئی خلاطی نہیں پڑھا سکے گا...  
بینا: جی کیا کہا... آپ... آپ تو اس کے خیالات کو قبول کرتے  
محسوں ہوتے ہیں... اسی سلطے میں تو ہم دن رات پر بیشان رہتے  
ہیں۔

ابوکاشف: میں نے کہا تا... میں آگر بتاؤں گا... اور جسمیں پر بیشان  
ہونے کی ضرورت نہیں... وہ مجھے کوئی خلاط بات نہیں پڑھا سکے گا۔

بینا: بھتر... جائیے... لیکن ذرا جلد لوٹ آئیے گا۔  
ابوکاشف: ہاں ضرور... تم تحریر نہ کرو۔

{جاتِ قدموں کی آواز}

پھر جب سب جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا،  
میرے بندو! کیا تم مجھے سے راضی ہو، جتنی عرض کرے گے، اے  
ہمارے رب! ہم کیوں نہ راضی ہوں گے... آپ نے جسمیں وہ پچھے عطا  
فرما دیا جو جعلوق میں سے کسی اور کو عطا نہیں فرمایا... اس پر اللہ تعالیٰ  
فرمائے کا، یہاں میں جسمیں اس سے زیادہ بہتر پیچے عطا کیوں نہ کر دوں  
جتنی حیران ہو کر پوچھیں گے، بھلا اس سے بہت پیچے اور کیا ہے۔  
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، میں تمہیں اپنی رضا عطا کرتا ہوں، آج کے بعد  
میں بھی تم سے ناراضی نہیں ہوں گا... یعنی کہ جتنی اس قدر خوش  
ہوں گے کہ جنت کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کے مقابلے میں انہیں بھلی  
محسوں ہونے لگے گی... آخر میں اللہ تعالیٰ جنتیوں اور اپنے درجنیان  
سے پر دہ ہنادیں گے... تمام جتنی اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے...  
اپنے رب کو دیکھنا انہیں ہر اس پیچے سے زیادہ پسند آئے گا جو وہ جنت  
میں دیکھ پچھے ہوں گے۔

{دروازے پر دستک کی زور دار آواز}

{مسلسل دستک... پھر بیٹھی کی آواز}

بینا: ابو... ابو... اٹھیے... آپ نے آج پھر نمازِ قضا کر دی...  
آپ کب تک سوتے رہیں گے... دیکھیے... سورج سر پر آ گیا...  
ابوکاشف: اوہ... اوہ... نن... نہیں... نہیں... نہیں... نہیں... نہیں...  
{دروازہ بھلنے کی آواز}

بینا: آپ کو کیا ہو گیا... نہیں نہیں کیے جا رہے ہیں... اور یہ کیا..

نیجم: کیا ہوا بھی... کوں جان پریشان دکھائی دے رہے  
ہو... یہ تمہارے الجا کہاں طے گئے...

پینا: اپنے دوست الیاس کے پاس۔  
نیجم: جد ہو گئی... پھر وہی الیاس۔

پینا: لیکن آج ۱۰ کجہ پریشان پریشان سے ہیں.. کچھ بدالے  
ہے سے... کوئی بات ضرور ہوئی ہے... کہہ رہے تھے... میں نے  
چشت کا بیان والی کتاب کا مطالعہ کیا ہے...  
نیجم: ایسا لگتا تو نہیں۔

پینا: وہ وہلک آ کرتا میں کے کہ معاملہ کیا ہے۔  
نیجم: اودہ اچھا نہیں۔

﴿ دروازے پر دستک کی آواز... ابوکاشف کی دور کی آواز ﴾  
ابوکاشف: دروازہ کھولو بھی... کھلو لو۔

﴿ دروازہ کھلنے کی آواز ﴾  
نیجم: کیا ہوا... خیر تو ہے... آپ کے چہرے پر تو ہوا بیان اذ  
رہی ہیں... با تھم پر کانپ رہے ہیں۔

ابوکاشف: وہ... وہ... الیاس۔  
پینا: ہی... کیا ہوا انکل الیاس کو۔

ابوکاشف: (کھونے کھوئے اندرا میں) وہ... وہ... وہ...  
بھائی: پاں پاں... کیسے بھائی جان... کیا ہوا... انکل الیاس کو۔

ابوکاشف: وہ... رات اچھا بھلا سویا تھا.. صبح بستری مرد و طاہر ہے وہ... وہ

## ندیم جانی

کیست ختم ہونے کے بعد انہوں نے ایک دوسرے کی  
طرف دیکھا:

”واہ! کس قد رخجو ہو گئے تھے ہم کیست سننے میں... اپنا ہوش  
بھی نہیں رہا... بہر حال پر کیست بالکل درست ہے... قرآن و حدیث  
کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے... اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور  
ان باتوں میں شک کرنے والا... اور قیامت پر یقین درکھنے والا، اُتنی  
بیشم میں جائے گا... جیسے اس کیست میں الیاس کے بارے میں ہے..  
یہ کیست ذرا مالی حرم کی چیز ہے... یعنی سننے والوں کی دلچسپی برقرار  
رکھنے کی نیت سے ذرا سے کی صورت اس کو کیست میں بھرا گیا... غلطی  
احمد یہ کیست بازار سے سننے کے لیے لے آیا... اس نے اپنے اس  
دوست کو بھی کیست سنائی... وہ غالباً ان باتوں کو نہیں مانتا... لیں اس  
نے یہ کہہ کر اپنے دوست کواغوا کر لیا... کہ اگر یہ کیست بھی ہے... تو  
اسے چھڑانے کے لیے ہم اس بکھر ضرور بحقیقت جائیں گے...“

”گویا! یہ صرف ایک کھیل ہے... وہ ہمیں آزمانا چاہتے  
ہیں۔“

"میرا خیال بھی ہے تاہم... خیال غلط بھی ہو سکتا ہے۔"

"تب پھر یہ کیس جیس کرنے دیں۔"

"میں خود بھی چاہتا ہوں۔"

"مشکر یہ اباجان... ہم چار ہے میں۔"

"میں یہ نہیں پوچھوں گا... تم کہاں چار ہے ہو... یا تم کی کرو گے... وہ مشکر ہے۔"

"بہت بہت مشکر یہ۔" تینوں ایک آواز ہو کر ہو لے۔

"لیکن ابھی تم نے شام کی چائے نہیں پی۔" اپنی والدہ کی آوازن کر وہ چونک اٹھے... وہ فرے لیے کھڑی تھیں... ان کے پھرول پر اور زیادہ گہری مشکراہیں تیر گئیں... پھر انہوں نے چائے پی اور گھر سے نکل آئے۔

وہ یہ ہے ظیق احمد کے گھر کے پاس پہنچ... ظیق احمد کے گھر کے سامنے اپنے دروازے پر زابد تشوری کھڑا نظر آیا... انہیں دیکھ کر وہ پونکا... اور ان کی طرف پکا۔

"آپ لوگ پھر آگئے۔"

"جی ہاں! مجبوری ہے... جب تک ہم انہوں کرنے والے کا سراغ نہیں لگا لیتے... جتنا سے نہیں نہیں کے... یہ ہماری عادت ہے۔"

"اوہ اچھا... ضرور لگا کیس سراغ۔" وہ مشکر ایسا۔

"آپ اہمیں ظیق احمد کے دوستوں کے بارے میں بتا سکتے

"ہیں..."

"نہیں! ظیق احمد بہت الگ تھاگ رہنے والا انسان ہے... مجھ سے ضرور ملیک سلیک کر لیتا تھا... باقی کو تو یوں لگتا تھا جیسے ساری دنیا سے کٹ کر رہتا ہے..."

"اس کا مطلب ہے... آپ کے علاوہ اس کا کوئی دوست نہیں۔" "محمد مشکر ایسا۔"

"آپ نے غلط کہا... میں اس کا یادہ میرا دوست نہیں... وہ میرا کرائے دار ہے... اس لیے ہم ملیک سلیک کر لیتے ہیں۔"

"آپ خان بہادر کو جانتے ہیں۔"

"خان بہادر... مجی نہیں... میں اس نام کے کسی شخص کو نہیں جانتا... یہ کون ہیں۔"

"جس نامعلوم آدمی نے ہمیں کئی بار فون کیا ہے... اس کے پاس موہاں ہے... وہ خان بہادر نام ایک آدمی کا ہے... خان بہادر کا کہتا ہے کہ اس کا موہاں چوری ہو گیا تھا... اس نے پولیس اسٹیشن میں موہاں کی گشیدگی کی روپورث بھی درج کرائی تھی..."

"میں اس شخص کو نہیں جانتا۔"

"اچھا آپ آرام کریں... ہم دیکھ لیں گے۔" یہ کہہ کر وہ دہاں سے پلت آئے... اور ظیق احمد کے گھر میں کھڑکی کے راستے داخل ہو گئے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ظیق احمد کا کوئی دوست نہ ہو... دوست

"کیست کی دلخنی ہے۔"  
 "لک... کیا کہا۔" محمود اچھا...  
 "کیست کی دلخنی۔" فاروق جلدی سے بولا۔  
 "کیوں... تمہیں کیا ہوا؟" فرزان نے اسے گھورا۔  
 "میرا مطلب ہے... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔"  
 "حد ہو گئی... ارے بھائی... ادھر بھرم سے بات ہو رہی  
 ہے۔" فرزان نے کویا اسے احساس دلایا۔  
 "یہ اور اچھا ہے... اس سے بات چیت نہیں ہو گئی تو تم اس  
 تک پہنچیں گے کیسے۔"  
 "اب تم سے کون مفرما رے۔"  
 "اچھا چپ۔" محمود نے بھلا کر کہا۔  
 "کیا... کہا... تم مجھے دھمکا رہے ہو۔" نامعلوم آدمی فرمایا۔  
 "اوہ نہیں... یہ میں نے اپنے بھائی کو بہن کے لیے بھاٹھا...  
 دنوں بولنے لگ گئے تھے... آپ کی بات سننے میں وقت پیش آ رہی  
 تھی... پاں تو آپ کیا کہدا رہے تھے۔"  
 "میری اور اس کی دلخنی کیست کی دلخنی ہے... کیا سمجھے۔"  
 "ابھی تک تو کچھ نہیں سمجھے... بھلا کیست کی بھی دلخنی ہو سکتی  
 ہے۔" محمود نے برا سامنہ بیٹایا۔

"ہونے کو اس دنیا میں کیا نہیں ہو سکتا۔"  
 "شاید آپ تمارے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں۔"

تو کوئی اس کا ہے... اور یہ کام اسی کا ہو سکتا ہے... اس کیست میں بھی  
 کوئی ایسی بات نہیں... یہ توجہت کے بارے میں ہے... یہ کہ جنت  
 میں کیا کیا ہو گا... انہوں کرنے والے کو اگر غلیق احمد کی کوئی کیست اڑاٹا  
 تھی... تو اس کی جگہ یہ کیست رکھنے کی تو اسے کوئی ضرورت نہیں  
 تھی... یہاں کہیں یہ تو لکھا ہوا مانگیں کہ میرے پاس اتنی کیشیں  
 ہیں... یہاں تو پورے مگر میں بس تینی ایک کیست ملی ہے۔" فرزانہ  
 نے جلدی جلدی کہا۔

"میں... سمجھتا ہوں... اس کیست کا اس انہوں سے کوئی تعلق  
 نہیں... یہ کیست تو علیق احمد بازار سے خرید کر لایا ہو گا... انہوں کرنے  
 والے نے شاید اس کی طرف دیکھا تک نہیں ہو گا... یا پھر اس نے جان  
 بو جھوک کر کیست کو سکیل رہنے دیا۔"  
 میں اس لئے محمود کے موبائل کی تھنی بھی... اسی نامعلوم آدمی  
 کی تھی اسے ستائی وی۔

"کیست سن لی... خوب الجھ رہے ہو تا... حالانکہ یہ ایک  
 بالکل سیدھا سادا اور سامنے کا سکھیل ہے... تمہیں تو یہ چکلی بجاتے حل  
 کر دینا چاہیے تھا۔"

"آپ فلمز کریں... ہم آپ تک بھی رہے ہیں۔"

"مجی نہیں... ابھی آپ مجھ سے بہت دور ہیں... آپ تو  
 ابھی تک میرے بارے میں سوچ بھی نہیں سکے۔" اس نے چک کر کہا،  
 "آپ کو علیق احمد سے دلخنی کیا ہے۔"

چور کو ہم نے پکڑ لیا تھا... یہ معاملہ بھی ایسا ہی لگتا ہے... ہمارے مجرم نے خلیق احمد کے ساتھ مل کر روگرام ترتیب دیا... پروگرام کے مطابق انہوں نے یہ کیست اس جگہ رکھی... اور خلیق احمد اپنے کراس کے گھر چلا گیا... اب وہ ہاں ہرے سے ہم پر فس رہے ہوں گے... لیکن اس معاملے میں آ جاتا ہے موبائل فون... اگر یہ صرف ایک مذاق ہے اور ہمیں آزمائے کا چکر ہے... تب خلیق احمد اور اس نامعلوم آدمی کا خان بہادر سے تعلق ہے... انہوں نے خان بہادر کو ساری بات بتا کر ان کا بہادر سے متعلق ہے... انہوں نے خان بہادر کے پاس ایک بار پھر جانا رپورٹ بھی درج کر دی... تاکہ ہمیں یہ فوراً ہمیں ڈرامانہ محسوس ہونے لگے... میرا خیال ہے... ہمیں خان بہادر کے پاس ایک بار پھر جانا پڑے گا... وہ اس معاملے میں شریک شاید نہ ہوں... لیکن وہ موبائل کی صد تک ضرور شامل ہیں... اور انہیں پتا ہے... یہ چکر کون چلا رہا ہے... اگر ایسا نہیں ہے... تب پھر واقعی موبائل پوری ہوا ہے... ہمیں موبائل کے بارے میں ان سے چند سوال پوچھنا ہوں گے... آؤ جیس۔“  
وہ اسی وقت خان بہادر کے گھر پہنچ گئے... ان کو دیکھ کر انہوں نے برا سامنہ بٹایا۔

“آپ پھر آگئے... کیا بھی آپ کا طبقہ انہیں ہوا۔“  
”جنی نہیں۔“ فاروق مسکرا یا۔

”کیا کہا... نہیں ہوا۔“

”ہاں ایسی کہا ہے... نہیں ہوا۔“ فاروق نے جل کر کہا۔

”بہت کچھ سے بھی زیادہ۔“  
”آپ ہمارا استقبال کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔“ محسود نے زہری طے انداز میں کہا۔

”شاید وہ دون کمی نہ آئے۔“

”ویکھتے ہیں بھی۔“

”میرا خیال ہے... میرا سرانگ اگانے کے لئے اپنے والد کو آواز دے لیں... وہ آپ سے بڑے سرا غرساں ہیں۔“  
”ضرورت محسوس ہوئی تو انہیں بھی ہلاکیں گے... آپ تک ضرور پہنچیں گے۔“

”میں انفلکٹر کروں گا۔“

ان الفاظ کے ساتھ ہی فون بند کر دیا گیا۔

”ایک مسئلہ تھا ہے کہ اس کے پاس چوری کا فون ہے... اسکے... مگر... اس نے فون چوری کیسے کر لیا... آؤ ذرا خان بہادر سے مل لیں... بیہاں کوئی خاص بیجنگ نہیں ہے... انھوں کرنے کے کوئی آثار نہیں ہیں... ایسا لگتا ہے... جیسے خلیق احمد اپنی خوشی سے چل کر انھوں کرنے والے کے ساتھ چلا گیا۔“

”بھی ایک کیس یا وہ آ رہا ہے... انوکھی چوری والا کیس... جس میں ایک گھر اتنے میں چوری ہوئی تھی... لیکن وہ چوری فرضی تھی... ہمارا احتجان لینے کے لیے کی کوئی تھی کہ دیکھیں... ہم اس معاملے کو بھانپ سکتے ہیں یا نہیں... اور فرضی چور کو پکڑ سکتے ہیں یا نہیں۔“

"یہ کہ آپ کی چیزیں کار میں ہوتی ہیں اور آپ کا چہرائی  
آکر کار میں سے چیزیں نکال کر آپ تک پہنچاتا ہے... یعنی آپ صحیح  
جب دفتر پہنچتے ہیں... تو کار سے اتر کر کوئی چیز اٹھاتے نہیں اندر چلے  
جاتے ہیں... پھر چہرائی باہر آتا ہے اور چیزیں اٹھا کر لے جاتا ہے...  
اس معمول کی بات کہر رہا ہوں۔"

"خاہر ہے... چہرائی کو کوئی معلوم ہے تھی... دفتر کے پکوہ اور  
اگر بھی چہرائی کو چیزیں لے جاتے ہوئے مت سے دیکھ رہے  
ہیں... انہیں بھی معلوم ہو گا۔"

"اپھا خیر.. آپ کے چہرائی کا نام لیا ہے اور رہتا کہاں  
ہے۔"

"کویا اب آپ اس کے پاس جانیں گے۔" اس کے لیے  
میں جرت تھی۔

"جی ہاں مجبوری ہے... یہ ایک انسان کے انہوں کا کیس  
ہے۔" محمود نے کندھے اپنائے۔

"اس کا نام نہیں جانی پتا ہے... 113 آرام باغ روڈ۔"

"مشکر یہ... بہت بہت۔"

وہ وہاں سے نکل کر آرام باغ روڈ پہنچے... دروازے پر  
دشک دی تو ایک نوجوان آدمی نے سر باہر نکالا۔

"ہاں بھی... کیا بات ہے۔" اس کا بجھ کافی الکھ تھا۔  
لیکن جانے کیوں انہیں اس وقت بہت زبردست بھیجا گا۔

"اچھا جناب... مان لیا... اب کیا چاہتے ہیں۔"

"آپ سے چند سوال ہیں۔"

"میں ذرا نگک روم کا دروازہ کھوٹا ہوں۔"

"لیک ہے... شکر یہ۔"

ذرانگک روم میں بینخنے کے بعد محمود نے پوچھا:

"آپ کا موبائل کس جگہ سے چوری ہوا تھا۔"

"کار میں سے۔"

"کیا مطلب؟" وہ پوچھ لے۔

"میں کار اپنے دفتر کے باہر کھڑی کرتا ہوں... فون اور  
دوسری چیزیں کار میں تھیں... میں نے اپنے دفتر کے چہرائی کو بیجا کر  
چیزیں اٹھا لئے... وہ باقی چیزیں تو لے آیا... لیکن فون سیٹ ان میں  
نہیں تھا... اس سے پوچھا تو کہنے لگا... وہاں تو فون سیٹ تھا نہیں...  
تب میں نے گرفون کی... وہ گرفہ میں بھی نہیں تھا... اب میں کیا کرتا...  
اس کی گشیدگی کی روپورت درج کراؤ۔"

"گشیدگی کی نہیں... چوری کی۔" فاروق نے براسامنہ بنا کر  
گویا اسے یاد دلایا۔

"اوہ ہاں! ایک کہ لیں۔" وہ چونکا۔

"تیر... اب ہمیں آپ کے چہرائی سے بھی ماننا پڑے گا...  
دیے آپ کے اس معمول سے اور کون کون واقف ہے۔"

"کس معمول کی بات کر رہے ہیں۔"

## اوہ اوہ

وہ ابھی اس جھلکے سے سنجھل نہیں پائے تھے کہ اس نے پھر کہا:  
 ”ابو بھی... کیا بات ہے... میر احمد کیا سک رہے ہو۔“  
 ”انہیں پھر بخواہا... آخوندوں نے کہا:  
 ”ہمیں خلیق احمد سے ملتا ہے۔“

یہ جملہ اس نے سرسری انداز میں کہا تھا... لیکن اس کا اثر  
 حیرت انگیز تاثرت ہوا۔ پہلے تو اس نے بر اسامہ بنیاء پھر بولا:  
 ”آپ غلط پتے پر آگئے ہیں... میر احمد ندیم جانی ہے اور  
 یہاں کوئی خلیق احمد نہیں رہتے... باس... کیا کہا... خلیق احمد۔“  
 یہ کہتے وقت وہ بہت زور سے اچھلا... آنکھوں میں خوف  
 دوڑ گیا۔

”ماریا میدان۔“ فرزاد مکرانی۔  
 ”لک... کیا مطلب؟“  
 ”خلیق احمد کہاں ہے۔“

”آپ کس خلیق احمد کی بات کر رہے ہیں۔“  
 ”جس کی آپ بکھر رہے ہیں۔“ فاروق نے منہ بنایا۔

”پا نہیں آپ کیا کہد رہے ہیں۔“  
 ”آپ ہماری بات بہت اچھی طرح بکھر رہے ہیں۔“  
 ”آپ کون ہیں... اور مجھ سے کیا چاہتے ہیں... میرے  
 پلے آپ کی ایک بات بھی نہیں پڑ رہی۔“  
 ”غیر... خان بہادر کا موبائل کہاں ہے۔“  
 اسے دوسرا بھٹکا لگا...  
 ”ماریا ایک اور میدان۔“ فاروق چسا۔  
 ”آپ کون ہیں۔“ وہ پوچھا۔  
 ”آپ نہیں بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔“ فاروق اس سے  
 بھی زیادہ تیز آواز میں پوچھا۔

”آپ کا خیال غلط ہے... میں آپ کو بالکل نہیں جانتا۔“  
 ”تب پھر آپ خلیق احمد کا نام سن کر اچھے کیوں۔“  
 ”وہ میر ادوسٹ ہے۔“ اس نے ایک افک کر کہا۔  
 ”آپ کا دوسٹ کہاں ہے۔“ فاروق نے پوچھا۔  
 ”وہ خاص بے... اسے کسی نے انخوا کر لیا ہے۔“  
 ”خوب! آپ کا دوسٹ خلیق احمد کیا کام کرتا ہے۔“  
 ”میں فون کے ملکے میں ملازم ہے... کلرک ہے۔“  
 ”تو کیا خود اس نے آپ سے کہا تھا... صاحب کا موبائل  
 چالو۔“

”نہ نہیں... نہیں... وہ ایسا آدمی نہیں ہے... وہ تو بہت

زیادہ نیک ہے۔"

"تب پھر! خان بہادر کا موبائل کہاں ہے۔"

"افسوس! میں نہیں جانتا۔"

"اس کا مطلب ہے... آپ کو پولیس اشیائیں لے جانا پڑے گا... وہاں ہمارے پاس ایک کرہ امتحان ہوتا ہے... اس کرے میں عجیب و غریب آلات ہوتے ہیں... جب آپ کو ایک آئے میں کس دیا جائے گا... تب وہاں آپ فرورج اگل دیس کے... آپ کی اطلاع کے لیے عرض کر دیں.. کہ ہمارا اعلق مکمل سراخسرانی سے ہے۔"

فاروق طنزیہ انداز میں کہتا چلا گیا۔

"مارا گیا پھر تو میں۔" اس نے خوف کے عالم میں کہا۔

"جلدی بتاؤ... درستہ تم درستہ اطریقہ شروع کرتے ہیں۔"

"میں... میں لائچ میں آگی کھاتا... سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کوئی بھج پر شک کرے گا... ویسے اس نے بھی کہا تھا کہ کوئی بھج پر شک نہیں کرے گا۔"

"کس نے کہا تھا۔"

"جس نے بھجے لائچ دیا تھا... اس نے کہا تھا... وہ مجھے دو ہزار روپے دے گا... کار میں سے سامان نکالتے وقت موبائل اسے پکڑا دینا... سو میں نے سوچا... خان بہادر تو خود ٹھک کے آدمی جیس... اور لے لیں گے... بھجے دو ہزار مفت میں مل جائیں گے... سو میں نے دو ہزار اس سے لے لیے اور موبائل اسے دے دیا۔"

"اس کا نام... پتا..."

"میں کچھ نہیں جانتا... پہلے اس نے فون پر بھجے سے بات کی، پھر دفتر میں آ کر بھجے سے ملا... بلکہ دفتر سے باہر... جب بات ملے ہو گئی تو اگلے دن وہ کار کے پاس موجود تھا۔" اس نے جلدی جلدی کہا۔

"اچھا خیر..... اس کا حلیہ تادیں۔"

"ہاں! حلیہ بتا سکا ہوں... وہ درمیانے قد کا آدمی تھا... پھرے پر ہر یہ ہی موجھیں تھیں... آنکھیں سرخ سرخ تھیں... ان کو دیکھ کر مجھے خوف نہیں ہوا تھا۔"

"اب آپ کو گرفتار تو کرنا پڑے گا... کیونکہ آپ نے ایک حد وغیرہ قانونی کام کیا ہے... ویسے خان بہادر چاہیں تو آپ کو معاف کرو دیں... اس صورت میں آپ پھر بہت جائیں گے۔"

"میں... میں ان کے پاؤں پر چاؤں گا۔"

"چلیں پھر ہمارے ساتھ..."

وہ کار میں ان کے ساتھ بھیجا گیا... تینوں اسے خان بہادر کے پاس لے آئے... خان بہادر نے حیرت زد انداز میں اسے دیکھا... پھر بولا:

"یہ گیا... آپ میرے چچا اسی کو کیوں ساتھ لے پھر رہے ہیں۔"

"اس بے چارے سے ایک عدو ہرم سرزد ہو گیا ہے.. اب یہ آپ کی مرضی ہے اسے پولیس کے حوالے کریں یا معاف کر دیں۔"

”جرم... کیا مطلب۔“

”آپ کا مسائل دراصل اس نے اڑایا تھا۔“

”میں نہیں... لیکن... اسے ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟“

اب محمود نے اسے تفصیل سنائی... وہ حیرت زدہ من کھولے  
ان کی طرف دیکھتا رہا... آخر بولا:

”کمال ہے... آپ لوگ واقعی کاری گریں... لیکن اب  
آپ کو اس نامعلوم آدمی کا سراج لگانا ہو گا۔“

”اس نے ضرور میک اپ کیا ہوا تھا... لیکن قدو مقامت کے  
ہمارے میں جانتے کے بعد ہم جلد اس سکنی پر جائیں گے ان شاء اللہ..  
آپ اس کے ہمارے میں بتائیں۔“

”یہ فربہ آدمی ہے.. جیل کیا تو اس کے بیوی پئے پر بیان  
ہوں گے... مسائل کا فکار ہوں گے... لہذا اگر یہ آئندہ ایسے کام سے  
تو پکرے تو میں معاف کرنے کے لیے تیار ہوں۔“

”میں تو پکرتا ہوں... آپ کہیں تو آپ کے پاؤں پکڑ لیتا  
ہوں۔“ اس نے خود اکھا۔

”اس کی ضرورت نہیں۔“

”لو میاں... تمہاری تو ہو گئی چھٹی... بیش کرو... لیکن ذرا  
اس نامعلوم آدمی کا حل اچھی طرح تداوو۔“

”ضرور... کیوں نہیں... اس کا قدم... ہاں درمیانہ تھا...  
مو پھیں بڑی بڑی تھیں... آنکھیں بالکل سیاہ تھیں۔“

”آپ کو حلیہ اچھی طرح یاد ہے... آپ کچھ بھول تو نہیں  
رہے۔“

”بالکل نہیں... جب میں کار کی طرف آیا تو وہ کار کی اوٹ  
میں پہلے سے کھڑا تھا... اس نے مجھے پیسے دیے... فون لیا... میرا  
مکر یہ بھی ادا کیا... اس کام میں ایک منت تو ضرور کا... گویا میں ایک  
منت تک اسے دیکھتا رہا...“

”خیر... میں جدید ہراتی ہوں... اگر میں غلط کہ جاؤں تو  
نوک دیجئے گا... اس کا قدم درمیانہ تھا... مو پھیں بڑی بڑی تھیں...  
آنکھیں بالکل سیاہ تھیں...“

”جی ہاں! بالکل بھیک۔“ وہ بولا۔

”مکر یہ... آپ جاسکتے ہیں... ضرورت پڑی تو ہم پھر  
آپ سے رابطہ رکھیں گے...“

”میں ہر خدمت کے لیے تیار ہوں۔“ نہیں چانی نے کہا اور  
ان کا مکر یہ ادا کر کے دہاں سے چلا گیا۔

”اب ہم مجرم کو پہچان پکے ہیں۔“ محمود نے خان بھادر کی  
طرف مسکرا کر دیکھا۔

”اچھا... کیا واقعی۔“

”ہاں بالکل... آج رات ہمارے گرفتار کر لیں گے... اگر  
آپ اس کی گرفتاری کا نظارہ کرنا چاہیں تو آجائیے گا۔“

”کہاں آ جاؤں۔“ خان بھادر نے اپنی موپھیوں پر تاذ

دیتے ہوئے کہا۔

"ہم آپ کو فون پر بتا دیں گے۔"

"اچھی بات ہے... میں انتظار کروں گا۔"

"ضرور کیوں نہیں۔"

پھر انہوں نے زاہد تر خوری کوفون کیا۔ اس سے بھی بھی کہا۔

"ہم آج رات مجرم کو پکڑ رہے ہیں... آپ یہ ملکہ، یعنی چاہیں تو آ جائیے گا۔"

"کہاں آؤں۔" اس نے پوچھا۔

"ہم فون پر بتا دیں گے۔"

"اوہ اچھا۔"

وہ وہاں سے کیسلوں کی اس دکان پر پہنچے... جس سے کیمٹ خریدی گئی تھی...  
وہ وہاں سے کیسلوں کی اس دکان پر پہنچے... جس سے کیمٹ

"خریدنے والے کا علیہ بتا سکتے ہیں آپ۔"

"وہ لبے قد کے دلبے پتے آدمی ہیں... پہلے بھی اکثر ہم سے کیسلیں خریدتے ہیں... لیکن وہ صرف دینی کیسلیں خریدتے ہیں... انہوں نے بھی گانوں وغیرہ کی کیمٹ تھیں خریدی... بلکہ میں تو ان کا نام بھی بتاسکتا ہوں۔"

"اوہ اچھا... کیا نام ہے ان کا۔"

"میں... غلیظ احمد۔"

"اوہ اوہ۔" ان کے منہ سے ایک ساتھ کلا۔

## یہ کیا

رات ناریک تھی... ایسے میں ایک سایہ ایک عمارت کے پاس پر چڑھ رہا تھا... چھٹ پر پہنچ کر اس نے زینے کا جا تزہ لیا... وہ کھلا تھا... دبے پاؤں نیچے اتر اور پھر اس نے صدر دروازہ کھول دیا... یہ سارا کام اس نے پہل ناریق کی مدد سے کیا... جلد ہی اس کے دونوں ساتھی اندر آ گئے۔

"کیا رہا؟" محمود نے سرگوشی کی۔

"وکھے تھیں، ہے... میں اندر داخل ہو گیا ہوں اور تم دونوں کے لیے دروازہ کھول دیا ہے۔" قاروہ ق نے جھلا کر کہا۔

"سد ہو گئی... میں مجرم کی بات کر رہا ہوں... غلیظ احمد کی بات کر رہا ہوں۔"

"میں چھٹ سے اتر سیدھا تھا ری طرف آ گیا۔" قاروہ ق نے آ کھیں تکالیں۔

"اچھا بھائی لڑتے کیوں ہو... اب دیکھ لیتے ہیں۔" فرزانہ مسکرائی۔

"ہاں! اس طرح بات کرو... ایک تو پاس پر چڑھاتے ہو،

رہے گی... لوگ پیدا ہوتے رہیں گے اور مرتے رہیں گے اور میں...  
لیکن تم اس بات پر ازے رہتے تھے... کہ نہیں... مرنے کے بعد بھی  
زندگی ہے... قیامت کے دن حساب کتاب ہو گا... پھر ابھی اعمال  
کرنے والے جنت میں جائیں گے اور برے اعمال کرنے والے  
دوزخ میں جائیں گے... پھر تم وہ کیست لے آئے... اس میں جنت  
کا طویل بیان ہے... وہ تم نے مجھے سننے پر مجبور کیا... اور اس کیست کو  
ختے کے بعد میں نے یہ پروگرام ترتیب دیا... دیکھ لو... وہ لوگ سرانجام  
نہیں لگا سکے... مجھے تھیں بھائی سکے... اب تم اس دنیا سے رخصت  
ہو جاؤ... مرنے کے بعد تمہیں کوئی جنت نہیں ملے گی... تم کل مرنے  
کے... منی ہو جاؤ گے۔

”نہیں... ان شاء اللہ میں جنت میں جاؤں گا۔“

”اوہ زندگی تو تم کی کوئی بجگہ ہو گی تو تم جنت میں جاؤ گے ہا۔“

”غیر... تم اپنا کام کرو... میں اپنے اللہ کو یاد کرتا ہوں...“

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے شہادت کی موت عطا کرے.. آمین۔“

”ایک گولی... صرف ایک گولی۔“

ساتھ ہی گھوڑے دروازے پر زور دار انداز میں ہاتھوں سے

مارا... دروازہ دوسرا طرف سے بند نہیں تھا... فوراً کھل گیا...“

اندر موجود خلیق احمد اور زاہد ترشوری کے منہ مارے جیسے

کے کھل گئے... زاہد ترشوری کی آنکھوں میں خوف دوز گیا... جب کہ

خلیق احمد کا چہرہ کھل گیا...“

اوپر سے رعب بھی ڈالتے ہو۔ ”فاروق نے منہ بنا یا۔

”اچھا... غلطی ہو گئی... اب چلو اندر۔“

وہ آگے بڑھے... اس وقت وہ صحابہ میں تھے... صحابہ کے  
دائیں طرف ڈر انگ روم تھا... ڈر انگ روم کے ساتھ ایک کمرہ اور  
تحا، اس کے لیے دروازہ اسی کمرے سے لگتا تھا... اس دروازے سے  
جو بھی فرزانہ کا ان لگائے... وہ اچھل پڑی... اب تو دونوں نے بھی  
کان لگا دیے... اندر زاہد ترشوری کھڑا رہا تھا:

”تمہارے کے خلیق احمد.. لہذا میں تمہیں مغل کرنے لگا ہوں۔“

”زندگی اور موت کا مالک وہ اللہ ہے...“

”لیکن یہ موت خود تم نے اپنے لیے خبیر ہی تھی...“

”میں نے یہ کہا تھا تو تمہیک ہے... میں تمہارے لیے... یہ  
قریبانی دینے کے لیے تیار ہوں... اپنی زندگی کو داؤ پر لکانے کے لیے  
تیار ہوں... اگرچہ میں نے کہا تھا کہ تمہیں اس حد تک جانے کی کیا  
ضرورت ہے... مجھے مارے بغیر بھی تم اپنی بات پر قائم رہ سکتے ہو۔“

”نہیں... میں نے کہا تھا... میں تمہیں جان سے مار دیا لوں  
گا... تاکہ تم اس جنت میں بھائی جاؤ... جس کے خواب تم ہر روز دیکھتے  
رہتے ہو... اور دوسروں کو دیکھتے نہیں تھکتے... تم نے اس جنت کا  
ذکر کر کے میرا ناک میں دم کر دیا... میں نے ہارا تمہیں کہا... میں  
ان چیزوں کو تمہیں مانتا... جنت وہ دوزخ کوئی چیز نہیں... مرنے کے بعد  
کوئی زندگی نہیں... سب مر کر منی ہو جائیں گے... یہ دنیا اسی طرح

انہوں نے دیکھا وہ کری کے ساتھ رسمیوں سے بندھا ہوا تھا،  
”خلیل احمد... آپ کو آزادی میارک ہو... اور مرنے کے  
بعد آپ کو ان شام اللہ جنت ملے گی... باں ان کے بارے میں کچھ نہیں  
کہہ سکتے... کیونکہ ان کی زندگی ابھی باقی ہے اور تو آپ کا دروازہ بند نہیں  
ہوا... لیکن یہ پروگرام ترتیب کس طرح دے دیا گی... کیونکہ اس  
پروگرام کے لیے ایک موہائل بھی حاصل کیا گیا ہے۔“

”میں بتاتا ہوں... دیے ہم اب تک جہان ہیں... آپ  
یہاں کیے بھی گئے۔“

”ہم اس کیس پر کام کر رہے تھے... کوئی مذاق نہیں کر رہے  
تھے۔“ فاروق نے براسانہ ہایا... تھوڑا اور فرزاد مسکرا دیے۔

”ہاں! یہ تو ہے... اچھا خیر... میں بتاتا ہوں... زاہد  
ترشوری کا میں کرائے دار ہوں... اور دین پر عمل کرنے کا بہت زیادہ  
خیال رکھتا ہوں... میری ان قدر پایہندی دیکھ کر زاہد ترشوری مجھے بار  
بار کہتے تھے تم بلا وجہ اتنی محنت مشقت کرتے ہو... گرمیوں کے شدید  
دلوں میں بھوکے پیاسے رہتے ہو... اور کہتے ہو... میں روزے سے  
ہوں... شدید بردی کے موسم میں سرد پانی سے دفعو کر کے مسجد کی طرف  
جاتے ہو... ان کاموں سے تمہیں کیا ملے گا بھلا... جواب میں میں کہہ  
دیتا... اللہ تعالیٰ سے امید ہے... وہ مجھے جنت عطا فرمائیں گے...  
کیونکہ میں اللہ کو ایک مانتا ہوں... میں نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کا  
کلمہ پڑھا ہے... اور دین کے احکامات پر عمل کرتا ہوں... برے

کاموں سے رکا رہتا ہوں... لہذا اگر میں تمام زندگی اس طرح  
گزارنے میں کامیاب ہو گیا... تو اللہ کی مہربانی سے میں جنت میں  
جاوں گا... یہ سن کر زاہد کہتے... کوئی جنت نہیں... کوئی دوزخ  
نہیں... یہ صرف فرضی باتیں ہیں... میں اسے سمجھاتا کہ ایمان کہا کرو،  
یہ گمراہی کی باتیں ہیں... لیکن یہ نہیں مانتا تھا... پھر ایک دن جنت ہام  
کی ایک کیٹت میں لے آیا... میں نے یہ نہیں سناتی... یہ سن کر رہے...  
میرا مذاق ازاں یا... پھر چوک کر کہنے لگے... ہم ایک تجربہ کیوں نہ  
کریں... یہ کہ میں تمہیں انہوں انہوں... انہوں سے پہلے تم انہلہ جمیڈ کو  
فون کرو... وہ آئیں... اگر انہوں نے تمہارا سرماں لکھا یا... تو تمحیک،  
درست میں تمہیں قتل کر دوں گا... تاکہ اس روز روزگی بحث سے نجات مل  
جائے... میں نے یہ بات مان لی... پھر تفصیل سے پروگرام بتایا گیا...  
اس میں موہائل بھی شامل کیا گیا... خان بہادر کے چچا ای کو ساری  
بات تاکہ شریک کیا گیا... خان بہادر کو بھی ساری بات معلوم ہے...  
لیکن ان دونوں کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے آخری بات کیا تھی کی ہے...  
یہ کہ یہ مجھے قتل کر دیں گے... قتل والی بات انہیں معلوم نہیں... لہذا  
انہوں نے بھی سامنہ دیا... اب آپ یہاں آگئے ہیں... زاہد ترشوری  
بار کے ہیں... انہوں نے میرے قتل کا ارادہ کر لیا تھا... لیکن یہ ایمان  
کر کے... میں انہیں معاف کرتا ہوں، اور ان سے درخواست کرتا  
ہوں... یہ اللہ پر، اس کے رسول پر درست طریقہ سے ایمان لے  
آئیں... یہ ہے میر امتحنہ۔“

"اس میں تک نہیں... آپ کا مقصود بہت زیادہ اہم ہے۔  
عزم ہے... انشاً اللہ آپ کو اس کا اجر دے گا.. تم زائدِ تصوری صاحب  
سے سچی نہیں گے... یہ دین کا مطالعہ کریں... لٹکی عالم کی محبت  
اھنیار کریں۔"

"میں... میں بارگیا... میں ایمان لاتا ہوں... جنت پر...  
دوزخ پر اور قیامت کے دن پر... اور اس پر کہ جی اکرم آخوندی ہی  
ہیں... ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔" بہاں قیامت کے زادیک  
حضرت مسیح ملیک السلام آسمان سے نازل ہوں گے... لیکن وہ آپ  
کے سے پہلے نبی ہو چکے ہیں... ائمۃ الشاعانی نے آسمان پر احوالا  
تحالا... قیامت کے زادیک وہ آسمان سے قیامت کی نشانی کے طور پر  
نازل ہوں گے اور آپ ﷺ کی شریعت پر مل کر ہیں گے... یعنی وہ کوئی  
نہیں نہیں ہوں گے... اس طرح آپ ﷺ آخوندی ہیں..."  
"بہت خوب آپ تو خوب بھروسہ ہیں... پھر اس پکڑ میں  
کس طرح آگئے۔"

"درامل میرا ایک دوست ایسے خیالات رکھتا تھا... وہ اکثر  
مجھ سے یہ باتیں کرتا رہتا تھا۔ کہ یہاں تک کہ خود میرے خیالات بھی  
اس پہنچتے ہو گئے... پھر میری ملاقاتِ ظیق احمد سے ہوئی۔ انہوں نے  
میرے خیالات سے تو مجھے سمجھانے لگے... میں کسی طرح نہ مانتا، یہاں  
نک کریں کیسے ہمارے درمیان آگئی... اور یہ پر وکرام بن گیا۔"  
"تو کیا آپ حقِ انجیں قتل کرنا چاہتے تھے؟"

"ہاں ہاں میں تک نہیں... تم نے پر وکرام تو بھیجا تھا  
صرف یہ دیکھنے کے لیے آپ لوگ مجھ تک پہنچنے ہیں یا نہیں... جب  
آپ نہ آئے تو میں نے سوچا... جیت میں کیا ہیں ہوں... کیوں نہ  
اسے فتح کر دوں... تاکہ نہ رہے باس نہ بچے باسری... لیکن آخر  
آپ لوگ آگئے... اب اگر آپ مجھے کرتقا رکرنا چاہتے ہیں تو میں  
حاضر ہوں۔"

انہوں نے فوراً ظیق احمد کی طرف دیکھا... اس نے نبی میں  
سر ہلا دیا۔

"نہیں... ہرگز نہیں... مجھے ان سے کوئی فکایت نہیں... یہ تو  
اب سیدھے راستے پر آگئے ہیں... میرے دل میں ان کی قدر اب  
بہت زیادہ بڑھ گئی ہے..."

"اور میرے دل میں آپ کی قدر۔" زائدِ تصوری نے  
سکرا کر کہا۔

آخر میں ایک ہاتھ رہ جاتی ہے کہ فون آپ کس سے کرتا  
رہے، یہ بھی ہم جا پہنچے ہیں، فون پھر اسی سے کرتا رہے، زائد  
صاحب کے طبقے میں پہلے آنکھیں سرخ تائیں، پھر بیاہ... گویا ہمیں  
چکر دیا جا رہا تھا...،

"بس تو پھر... ہم یہاں ختم کر کیا کریں گے... ہم بھی اپنے  
گھر چلنے ہیں... فاروق نے منہ بنا لیا...  
اور وہ مسکرنے لگے۔